امام مہدی گوہر شاہی

کی نظر میں ذاتِ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کا تعارف

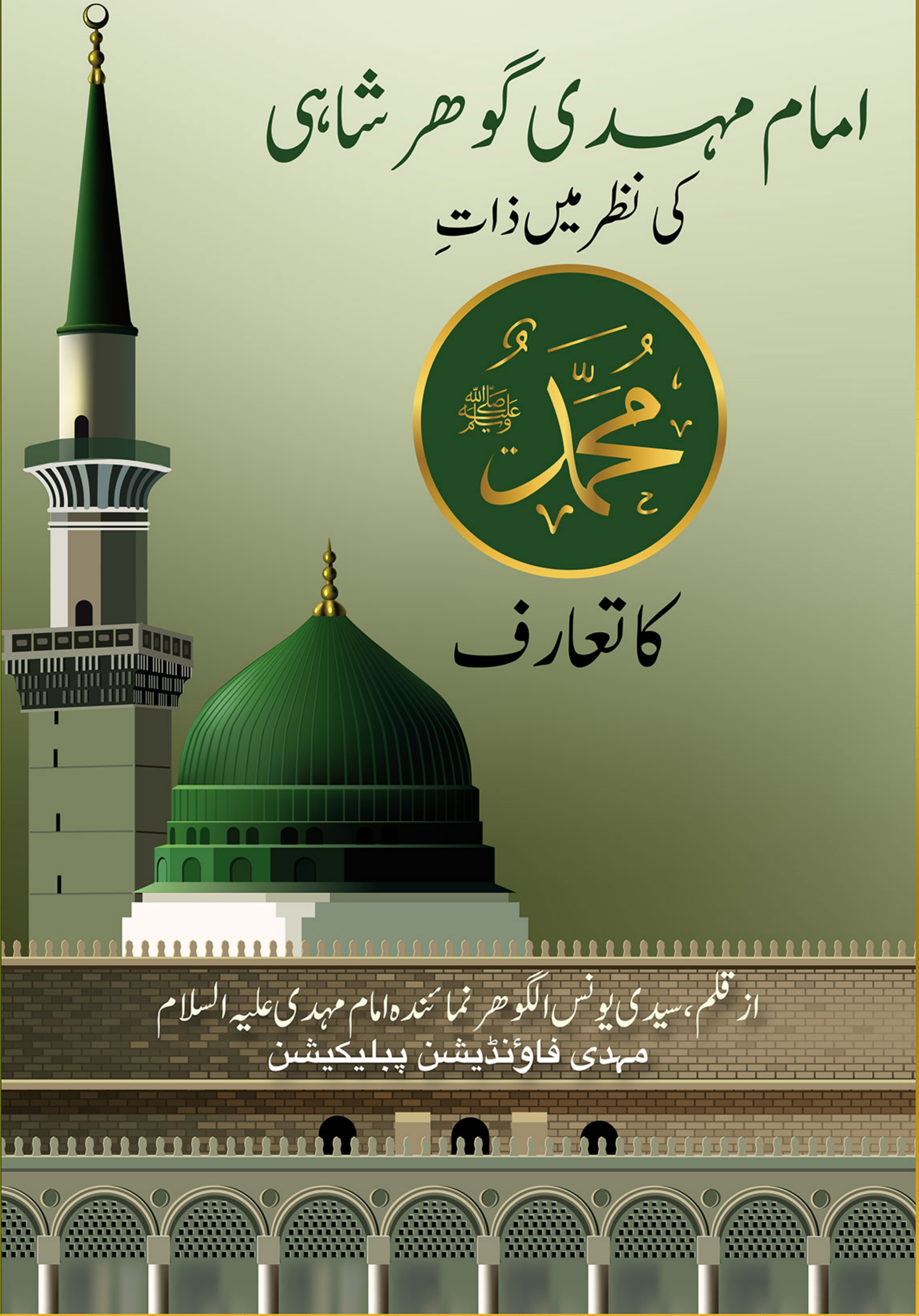

از قلم، سیدی یونس الگوہر نمائندہ امام مہدی علیہ السلام

مہدی فاؤنڈیشن پبلیکیشن

مالک الملک رب الارباب رار یاض گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام مرحبا

فرض ہے تیرا تو پیارے محمد کو اک بار دیکھ
علم سے دیکھ، عمل سے دیکھ، سوتے یا بیدار دیکھ
خواب میں بھی نہ کر سکے دیدار مصطفیٰ اُمتی بنتا نہیں
گر نہ ہو سکے دیدار مصطفی، کوئی کامل شب بیدار دیکھ
پڑھ علمِ دیدار، پھر دیدار ہی دیدار دیکھ
(تریاقِ قلب۔۔۔سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام کا منظوم کلام)

عوام الناس کی فلاح اور روحانی مدد کی خاطر محمد ﷺ کی ظاہری اور باطنی شخصیت کے تعارف و پہچان، اسرار و رموز پر جامع و مفصل مواد
از قلم، سیدی یونس الگوہر نمائندہ امام مہدی علیہ السلام

ہم لوگوں کو نہ صرف دیدار مصطفیٰ کا علم بلکہ عرفان دینا چاہتے ہیں۔ آزما کر دیکھ لیں۔ (سیدی یونس الگوہر)

مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل

دیباچہ

☆حضور کی دنیا میں آمد ☆آپ کے جسم ظاہر کی حقیقت ☆آپ کی روح کی حقیقت ☆مرتبہ نبوت ورسالت کی حقیت
☆دنیا میں دوبارہ آنے کی حقیقت ☆حضور ﷺ کی باطنی شخصیت کے حقائق
☆آپ ﷺ کی روح پہلے کہاں مقیم تھی ☆اسم محمد ﷺ پہلے کہاں تھا
☆محمد رسول اللہ کثیر الجہت شخصیت ہیں ☆محمد رسول اللہ کی ہستی بطور احمد

عام لوگ سمجھتے ہیں روح اور جسم کا مرکب انسان کہلاتا ہے لیکن حضور کے یہاں معاملہ کچھ اور ہے یہاں پر تین چیزیں ہیں روح جسم اور ان کا اسم۔
جب حضور پاک کا جسم بنایا گیا تو روح ڈالنے سے پہلے اس میں اسم محمد کو داخل کیا گیا، یہ اسم ہی کشف کی حالت میں عرش کے پائے پر اللہ کے اسم کے ساتھ آدم علیہ اسلام کو لکھا ہوا نظر آیا تھا، یعنی اسم محمد پہلے سے موجود تھا۔

محمد کا کیا مطلب ہے؟

جس کی اللہ نے تعریف کی۔

حضورؐ کی شخصیت:

سنی ہونے کے لیے بریلوی ہونا ضروری نہیں ہے، سنی ہونا ضروری ہے۔ سنی کوئی فرقہ نہیں ہے، اہل سنت والجماعت متفقہ طور پر بہت قدیم زمانے سے سلف صالحین اولیاء فقراء کا مسلک چلتا چلا آرہا ہے، یہ ہی مسلک ہے جو محمد ﷺ کے بنائے ہوئے دین نے دیا ہے، باقی چیزیں جو نکلی ہیں وہ اُمت سے باہر ہیں لیکن کچھ چیزیں ایسی ہیں جن تک ہمارے سلف صالحین رسائی نہیں رکھتے تھے اور جب امام مہدی سیدنا گوہر شاہی اس دنیا میں تشریف لائے تو آپ نے محمد ﷺ کی باطنی شخصیت کے وہ راز ہم پر آشکار فرمائے جو نہ قرآن مجید میں ہیں نہ کسی فقیر نے نہ کسی ولی نے بیان کیے۔ لیکن ان کی حقانیت کا ثبوت یہ ہے کے جو اہل سنت والجماعت کا حضور کی ذات کے لیے عقیدہ ہے، سرکار گوہر شاہی کے بتائے ہوئے ان اسرار کی وجہ سے وہ عقیدہ مزید روشن ہو جائے گا۔ کچھ باتیں ایسی ہیں جن کا جواب اہل سنت والجماعت کے پاس بھی نہیں ہے، ضروری نہیں ہے کے تمام ولیوں کو تمام حقائق معلوم ہوں، کچھ حقائق ایسے بھی ہوتے ہیں جو ولیوں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں۔

حضور کی ولادت مبارک:

حضور ﷺ نور ہیں، نطفہ انسانی سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہے، جس کا یہ ایمان نہیں ہو گا وہ ایم ایف آئی کا ممبر نہیں رہ سکتا۔

آپؐ کا وجودِ مبارک کیسے بنا؟

قرآن میں دو حوالے ہیں، ایک تو آدم علیہ اسلام کا اور ایک عیسی علیہ اسلام کا۔
عیسی علیہ اسلام کی تخلیق ویسی ہی ہے جیسے ہم نے آدم صفی اللہ کی تھی۔ ہم نے کہا ہو جا، یعنی امر کن سے ہے نطفہ انسانی سے نہیں ہے۔ اسی طرح حضور نبی کریم کی اِس دنیا میں آمد امر کن کی وجہ سے ہے نطفہ انسانی کی وجہ سے نہیں ہے۔ حضور ﷺ کے جسم مبارک کو بنانے والی ارضی ارواح اِس عالم کی نہیں ہیں، بلکہ عالم بالا کے نوری درخت شجرۃ النور کے نوری بیج کو جبرائیل امین نے بی بی آمنہ کو کھلایا تھا جس سے ان کے جسم کی تشکیل ہوئی، کچھ بدبخت مولویوں نے شجرۃ النور کے بیج کو انگور کا نام دے کر فتوے لگائے۔ حدیثوں میں لکھا ہے کہ

"کلمہ بھی ایک درخت کی مانند ہے جس کی جڑیں مومن کے قلب میں ہوتی ہیں اور شاخیں عرش الہی کو چھوتی ہیں"

ہمارا کام حقیقت کو پھیلانا ہے جس کو رب کی طرف سے توفیق ہو گی وہ قبول کرلے گا۔ اس دنیا میں آنے سے پہلے جہاں ارواح مقیم ہوتی ہیں اس کو عالم ارواح کہتے ہیں اور مرنے کے بعد ارواح کو جہاں رکھا جاتا ہے اس عالم کا نام عالم برزخ ہے۔ لیکن حضور کی روح مبارک عالم ارواح سے نہیں ہے۔ عالم احدیت میں اللہ کی کرسی کے سامنے کا جو علاقہ ہے اس کو حقیقت محمدی یا عالم وحدت بھی کہا جاتا ہے۔ حضور ﷺ کی روح اس علاقے کی ہے۔ آپ کی روح کا نام احمد ہے، اس کے بعد ایک علاقہ ہے جس کا نام مقام محمود ہے وہاں حضور ﷺ کا لطیفہ انا آباد ہے۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک میں ارضی ارواح عالم بالا کی ہیں، جسم کا نام محمد ہے، روح کا نام احمد ہے، لطیفہ انا کا نام محمود ہے، لطیفہ اخفیٰ کا نام حامد ہے۔ آپؐ نے اللہ کا جسمانی طور پر دیدار کیا ہے۔

کیا حضور ﷺ کا سایہ تھا؟

کچھ مولویوں میں اس مسئلے پر جھگڑا ہے کے حضورؐ کا سایہ تھا یا نہیں تھا؟ وہابی کہتے ہیں کے سایہ تھا اور سنی کہتے ہیں سایہ نہیں تھا، سرکار گوہر شاہی فرماتے ہیں کے معراج پر جانے سے پہلے سایہ تھا جب واپس آئے تو نہیں تھا۔

تشریح:

جب جسم محمد ﷺ اوپر پہنچا تو اللہ کے ذاتی نور قدیم کی تجلیات حضور ﷺ کے جسم کے آر پار ہو گئیں۔ سرکار گوہر شاہی فرماتے ہیں، جب وہ نور قدیم کی تجلیات حضورؐ کے جسم سے آر پار ہو گئیں تو حضور اس طرح لافانی ہو گئے جس طرح اللہ ہے۔

ہر مرسل کو ایک ہی لطیفے کا علم ملا، آدم کو قلب کا، ابراہیم کو روح کا موسی کو سری کا، عیسی کو خفی کا، حضور کو دو لطیفوں کا علم ملا۔ لطیفہ اخفی اور لطیفہ انا کا علم ملا، لطیفہ انا کا جو علم ہے وہ کوئی اور تعلیم ہے، لطیفہ اخفی کی تعلیم کچھ اور ہے یہ دین کا حصہ ہے، انا کی تعلیم دین کا حصہ نہیں ہے محمد ﷺ کی صوابدید پر ہے جس کو چاہیں دے دیں۔ قرآن کے قوانین سے وہ علم باہر ہے، لطیفہ اخفی کے علم کے لیے کہا

انك لا تهدى من احببت

لیکن جو انا کا علم ہے اس کے لیے یہ قانون نہیں ہے جس کو محمد ﷺ چاہیں عطا کر دیں، اسی لیے جنہوں نے محمد ﷺ کو اپنی منزل بنا لیا وہ اللہ تک پہنچ گئے۔

علامہ اقبال نے بھی اپنی شاعری میں کہا ہے

بمصطفیٰ برساں خیشت را کے دیں ہمہ اوست
اگر بعو نہ رسیدی تمام بولہبی ایست

☆......☆......☆......☆

ذات محمد ﷺ امام مہدی گوہر شاہی کی نظر میں

محمد ﷺ اور آپ سے جڑی حقیقتوں کا بیان جو ہمیں بار گاہ سیدنا امام مہدی گوہر شاہی سے موصول ہوئی ہیں۔

مہدی فاؤنڈیشن انٹر نیشنل کی جانب سے ذات محمد ﷺ کے بارے میں وضاحت:

جو لوگ مہدی فاؤنڈیشن انٹر نیشنل کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات کے بارے میں عقیدہ جاننے کے خواہشمند ہیں وہ اس کتابچے میں دیئے جانے والے حقائق کے من و عن سمجھ لیں۔

حضور کی شخصیت کی جامعیت:

دنیا میں اس وقت محمد ﷺ کا جو تعارف موجود ہے وہ تعارف اتنا ہی ہے جتنا کتابوں میں لکھا ہے، اصفیا، اولیا فقراء درویش کو حضور کی ذات کے بارے میں باطنی ذرائع سے جو معلومات ملیں وہ مختلف کتابوں میں درج ہونے کے باوجود راسخ العقیدہ مسلمان ان حقائق کو حضور کے تعارف میں شامل نہیں رکھتے، صحابہ کرام سے روایت کردہ احادیث اور قصوں میں جو حضور کا تعارف چلتا چلا آرہا ہے لوگ وہی جانتے ہیں، آپ ﷺ کو لوگ محمد ﷺ کے نام سے جانتے ہیں لیکن بائبل جو کہ عیسیٰ علیہ اسلام پر اتری اس میں حضور کے لیے لفظ احمد لکھا ہے، کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں، کے اگر وہ نہ ہوتیں تو شاید زیادہ فائدہ ہوتا، اگر بائبل میں محمد ہی صاف صاف لکھا ہوتا تو بہت سارے عیسائیوں کو ماننے میں کوئی دشواری نہ ہوتی، لوگ احمد کو ڈھونڈتے رہے، آج کا مسلمان کہتا ہے ہاں حضور کا ایک نام احمد بھی ہے، لیکن حضور کے بہت سارے نام تو عیسائیوں کو یاد نہیں ہوں گے، سوال یہ ہے بائبل میں احمد کیوں آیا، جواب یہ ہے احمد آپ کی روح مبارک کا نام تھا، اُس وقت جسم موجود ہی نہیں تھا اِس لیے آپ ﷺ کی روح کا نام ہی دینا تھا۔

حضور ﷺ کی شخصیت پر مختلف زاویوں سے گفتگو،

آپ ﷺ کا روحانی تعارف

آپ ﷺ شخصیت ایک فرد کے طور پر!

آپ ﷺ کا کردار ایک نبی کے طور پر

آپ کا کردار ایک رسول کے طور پر

عالم اسلام، علماء کرام اور عاشقین محمد اس بات کو نہیں جانتے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو نبی اور رسول کیوں کہتے ہیں؟

آج کا مسلمان ڈینگیں مارتا ہے پلے کچھ نہیں ہے، بے بنیاد باتیں کرتا ہے، مسلم سے پوچھو کاروبار کیوں چمکتا ہے تو کہیں گے اللہ کے فضل سے اچھا ہوتا ہے۔ قرآن میں آیا ہے کہ

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ۔

سورۃ البقرہ آیت 155

مال سے بھوک سے خوف سے، مال مویشی سے آزمائیں گے۔

بھوک سے خوف سے، ثمرات سے، آزمانا کیا ہے؟ کیا کوئی مسلمان بتا سکتا ہے؟

قرآن پڑھ پڑھ کے بال سفید ہو گئے لیکن سمجھ نہیں آیا، سنا اور بھلا دیا کیا یہ ہی مطلب ہے؟ مومن پر اللہ کا خوف نہیں ہوتا، جب قلب حالت اطمینان میں آجائے تو اس کا قلب حالت خوف سے دور ہو جاتا ہے جب تک دل میں ذکر ہوتا رہے گا خوف میں مبتلا نہیں ہو گا۔

واقعہ:

ایک جنگ کے بعد مال غنیمت پر رات کے وقت ایک صحابی پہرہ دینے پر مامور ہوا، سامنے سے ایک شیر آیا اُس نے شیر کو کہا تمہیں معلوم نہیں میں محمد ﷺ کا غلام ہوں، وہ شیر وہاں سے چلا گیا۔ کچھ دیر بعد ایک پرندے کے پھڑ پھڑانے کی آواز آئی تو وہ سہم گیا، صبح کو جب اس نے یہ ماجرا حضور کی بار گاہ میں سنایا کے شیر اتنا ہیبت ناک جانور ہے اس کے آجانے سے مجھے ڈر نہیں لگا اور ایک پرندے کے پروں کی پھر پھراہٹ سے میں خوف زدہ ہو گیا، آپ نے فرمایا جب شیر آیا تھا تو اس وقت تیرا قلب اللہ کا ذکر کر رہا تھا اس لیے خوف نہیں تھا اور جب پرندہ پھڑ پھڑایا اس وقت تیرا قلب اللہ کے ذکر سے خالی تھا۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ۔

مندرجہ بالا آیت مومنوں اور مسلموں میں چھانٹی کرنے کے لیے اتاری گئی تھی، کے ان کو بھوکا رکھ کے دیکھتے ہیں، اگر مومن بھوکا رہے گا تو غصے میں دیوانہ نہیں ہو گا، صبر کرلے گا، اگر خوراک نہیں ملے گی تو قلب کا نور پیٹ بھر دے گا اور جس کے قلب میں نور نہیں ہو گا جو مومن نہیں ہو گا، اس پر جب بھوک آزمائش کے طور پر ڈالی جائے گی تو وہ بھوک کی اور پیٹ کی خاطر کچھ بھی کرلے گا۔ اسی طرح خوف کے ذریعے بھی آزمائے گا، ایسی صورت حال میں لایا جائے گا کے جہاں پر پتہ چل سکے کے اس کا قلب اللہ کا ذکر کر رہا ہے یا نہیں۔

کیسے پتا چلے گا اس کا دل اللہ کے ذکر سے غافل ہے؟

جن کے قلب میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے حالت اطمینان میں ہوتے ہیں ان پر خوف نہیں ہوتا آزمائش ہوتی ہے اور جو خوف زدہ ہو گئے ان کے دل میں نور نہیں تھا۔

نبی اور رسول کا فرق کیا ہے؟ نبوت کہاں ہے؟

یہ فرق قرآن کی صورت میں موجود ہے۔ حضور کے پاس عیسائی بھی آتے، یہودی بھی آتے، ان کے ادیان کو قائم ہوئے بہت عرصہ ہو گیا تھا، اور ان کی کتابوں میں بڑا ردوبدل بھی ہو گیا تھا۔ جب حضور ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے تو مختلف باتیں تھیں کے ابراہیم نے یہ فرمایا ہے کوئی کہتا ہماری کتاب میں یہ لکھا ہے، کوئی کہتا ہماری کتاب میں یہ لکھا ہے تو ان کی باتوں میں جو بگاڑ پیدا ہو گیا تھا، تو اللہ حضور پر وحی بھیجتا تھا جس سے آپ ﷺ نے ان کے ادیان کی بھی اصلاح کی۔ یہ فرمان بھی آپ نے بطور نبی ارشاد فرمایا کہ

"میں کسی نبی کے دین کو جھٹلانے نہیں آیا بلکہ اس میں جو بگاڑ پیدا ہو چکا ہے اس کو ٹھیک کرنے آیا ہوں"

حضور کے اس بیان کو اگر ایک رخ سے دیکھا جائے تو پھر تو یہ ثابت ہوتا ہے کے آپ تو صرف اصلاح کرنے آئے ہیں کوئی نیا دین نہیں لائے ہیں، یہ بیان بطور نبی ہے، اور قرآن آپ کے رسول ہونے کا ثبوت ہے۔ نبی کا کام پچھلے ادیان میں پیدا ہونے والے بگاڑ کو صحیح کرنا ہے، حضور نے بھی ایسا کیا اور بطور رسالت اپنا دین بھی قائم کیا۔ قرآن مجید بھی دیا۔

بطور نبی کئی ادیان کی اصلاح فرمائی، جتنے بھی دین مرسلین کے ذریعے قائم ہوئے ہیں ان میں عام لوگوں کے لیے ظاہری تعلیم اور خاص لوگوں کے لیے باطنی تعلیم تھی۔

ان لوگوں نے اپنی اپنی سمجھ کے مطابق ہدایت کا معیار بنا رکھا تھا۔ ظاہر پرستی آ چکی تھی، آپ ﷺ کی یہ حدیث جو کے ہماری پسندیدہ حدیث ہے، آپ نے تمام ادیان والوں کے لیے ارشاد فرمائی ہے۔

الا وان فی الجسد مضغة اذا اصلحت صلح الجسد کله و اذا فسدت فسد الجسد کله الا وھی القلب۔

Reference : Sahih Bukhari: Vol. 1, Book 2, Hadith 50

اے بنی آدم تیرے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ایسا ہے اگر اس کی اصلاح ہو جائے تو تیرے سارے جسم کی اصلاح ہو جائے گی اور اگر اسی میں فساد ہے تو تیرا سارا جسم فساد میں مبتلا ہے، یاد رکھ وہ تیرا قلب ہے۔

لوگوں نے حضور کو پہلے نبی کیوں کہا؟

ابتداء میں حضور ﷺ کو صادق اور امین کہا گیا۔ اس کے بعد جب مختلف ادیان کے لوگوں کے آنے کا مرحلہ آیا جب وہ مجوسی، عیسائی، یہودی، بدھ پرست اپنے اپنے ادیان کی باتیں سناتے تو آپ ﷺ ان کی تصحیح فرماتے۔ تصحیح کے عمل کی وجہ سے لوگ آپ کو نبی کہنے لگے اور آپ ﷺ سے متاثر ہو کر آپ کے ساتھ جڑتے گئے اور دین میں آتے گئے۔ ایک لمبا عرصہ وہ بھی گزرا جس میں بطور نبی آپ لوگوں کے ادیان میں تصحیح فرماتے رہے آپ ﷺ کو رسول آخر میں مانا گیا۔ رسالت کی بات اس وقت شروع ہوئی جب بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ جیسے سیدنا گوہر شاہی کے ساتھ بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے، کرسچین بھی، ہندو بھی، سنی بھی شیعہ بھی سب اکٹھے ہو گئے، مقصد سب کے دلوں میں اللہ بسانا ہے، اس طرح حضور ﷺ کے دور میں وہ بھی اکھٹا ہو گئے کہ یہ ایک روحانی ہستی آئی ہے جس نے ہمارے دین کو بھی صحیح کیا ہے ان کے دین کو بھی صحیح کیا ہے سب ان کے ساتھ جڑ جاؤ یہ سب کو صحیح کر رہے ہیں۔ بطور نبی حضور نے تمام ادیان کو صحیح کیا، اُن میں سے کچھ لوگ یہ کہنے لگے تم مجوسی ہو، تم یہودی ہو، تم عیسائی ہو، ان سے معلوم کرو اپنا دین بھی لائے ہیں یا نہیں تب انہوں نے کہا یہ اپنا بھی دین لائے ہیں۔

مٹکوں میں اذان دینے کا کیا مطلب تھا؟

حضور ﷺ نے ابھی اپنے دین کی تبلیغ شروع نہیں کی تھی، ابھی لوگوں کے دین کی تصحیح فرمارہے تھے تو آہستہ آہستہ لوگ ساتھ لگنا شروع ہو گئے، تاریخ میں لکھا ہوا ہے کے خدیجۃ الکبریٰ اپنے ایک یہودی عزیز کے پاس حضور کو لے کر گئیں تھیں اس نے کہا تھا کے آپ ﷺ نبی ہیں، لوگوں نے کہانی بدل دی کے اس یہودی نے کہا مجھے حضور میں یہ نشانی نظر آتی ہے تو میں نے آپ کو نبی کہا، کے جو آپ مختلف ادیان میں اصلاح فرمانے لگے مختلف مذاہب کے لوگ آپ سے خوش ہونے لگے، مسجد نبوی میں لوگوں کے وفود آتے، مجوسیوں کے وفد یہودیوں کے وفد، عیسائیوں کے وفد آ کے آپ کے پاس بیٹھتے، اور ساتھ ہی شراراتی عناصر بھی آ کر ان میں بیٹھ جاتے اور حضور کا مذاق اڑاتے جس کے بارے میں قرآن میں آیا ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ

سورۃ البقرۃ آیت نمبر 104

حضور کے ارد گرد صرف صحابی ہی نہیں تھے بلکہ مختلف قسم کے لوگ بیٹھے ہوتے تھے ان میں کچھ شراراتی عناصر بھی ہوتے تھے، ایک لفظ ہے عربی میں، راعنا جیسے ہم لوگ جب خریداری کرنے جاتے ہیں تو دکاندار سے رعایت یعنی consession کی بات کرتے ہیں، اس طرح وہاں "راعنا" کا لفظ محاورتاً کہا جاتا تھا کہ میں نے سنا نہیں مجھے رعایت دیں اور

دوبارہ کہہ دیں، ''راعنا'' رعایت سے نکلا ہے، رعایت عربی کا لفظ ہے لیکن اگر اسی لفظ ''راعنا'' کو کھینچ کر کہا جائے تو اس کے معنی ہو جائیں گے دیوانہ اور پاگل شخص۔
صحابہ کرام تو نیک نیتی سے لفظ ''راعنا'' بولتے تھے لیکن وہاں موجود شرارتی عناصر اسی لفظ کو کھینچ کر ادا کرتے تاکہ بے ادبی کا پہلو نکلے۔
یہی وجہ ہے کہ قرآن میں حکم آیا لا تقولو راعنا یعنی میرے محبوب کے لیے ایسا لفظ استعمال ہی نہ کرو جس کے استعمال سے کسی بھی پہلو سے گستاخی کی جا سکے، وقولو انذرنا بلکہ کہو نظر کریں۔ مختلف لوگ جو وہاں بیٹھتے تھے وہ اپنے اپنے دین کے مسئلے لے کر آتے تھے کہ اب کتاب ہمارے پاس ہے نہیں آپ بتائیں کہ صحیح کیا ہے۔ سارے لوگ نہیں آتے تھے جو دین میں مخلص لوگ ہوتے تھے وہ جب کسی مسئلے پر اپنے دین کے عالموں کی وضاحت سے مطمئن نہ ہوتے تو حضور نبی کریم کے پاس آیا کرتے تھے کہ آپ اس بارے میں کچھ ارشاد فرمائیں کیونکہ جو ہم نے سنا ہے اس پر ہمارا دل مطمئن نہیں ہے۔ جیسے آج مسلمانوں کا حال ہے لوگ پریشانی کے عالم میں ولیوں کے پاس عالموں کے پاس مختلف سوالات لے کر جاتے ہیں کہ کیا جب حضور کا نام آئے تو انگوٹھوں کو چومنا صحیح ہے یا نہیں ہے۔ یارسول اللہ کہنا چاہیے یا نہیں۔
حضور اُن کی اصلاح فرماتے تھے یہ مرتبہ نبوت کا تھا، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کا انکشاف پہلے ہوا اور رسالت کا انکشاف آخر میں ہوا، بطور نبی اُن ادیان کی اصلاح فرمائی اور بطور رسول دینِ اسلام کی بنیاد رکھی۔ آپ ﷺ کو نبی اور رسول صرف شو۔شا کے لیے نہیں کہتے اگر یہ باتیں پہلے پتہ ہوتیں تو ولیوں کی کتابوں میں لکھی ہوتیں۔امتحان پر پورا وہ اترتا تھا کہ نقصان کے باوجود جن کے دلوں میں اللہ کا اسم موجود تھا اطمینان قلب تھا وہ نقصان کے باوجود پریشان نہیں ہوئے، جن کے دلوں میں اللہ کا نام اور ذکر نہیں تھا ان کا اطمینان آزمائش کے وقت منتشر ہو گیا اور وہ پہچانے گئے کہ یہ مومن نہیں ہیں۔
جب لوگ حضور سے پوچھتے تھے آپ کون ہیں تو آپ اللہ سے پوچھتے میں لوگوں کو کیا بتاؤں کہ میں کون ہوں تو اللہ نے کہا یہ کہہ دو وما ارسلناك الا رحمت لعالمين کہ میں تمام لوگوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ دیگر انبیاء جو آئے انہوں نے اپنے اپنے مرسل کی تعلیم صحیح کی لیکن حضور پاک نے تمام مرسلین کی تعلیم کو صحیح کیا، یہی وجہ ہے کہ آپ کا لقب امام الانبیاء ہوا، کیا کبھی سنا ہے امام المرسلین!!

نبی کا کیا کام ہے؟

مرسل کے دین میں جو بگاڑ ہو جائے نبی اس کو صحیفے کے ذریعے درست کرتا ہے۔
مولوی حضرات سے ہم سوال کرتے ہیں کہ حضور پاک نے فرمایا، میری اُمت کے علاحق بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں، حضور نے یہ کیوں نہیں کہا کہ میں بھی نبی ہوں میری مانند ہوں گے۔ خاص طور پر بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند کیوں کہا!! اللہ نے تو یہ بھی کہا ہے کہ اللہ نبیوں میں فرق نہیں رکھتا۔ تو کیا آپ اپنے آپ کو حضور پاک جیسا نبی نہیں سمجھتے؟ سیدنا گوہر شاہی فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے نبیوں کا کام اپنے ہی دین میں اصلاح کرنا تھا جب کہ حضور نبی کریم نے تمام ادیان کی اصلاح فرمائی، جو ایک دین کی اصلاح کرنے آئے وہ نبی اور جو ان جیسا عالم حق آئے وہ مجدد اور حضور نے بطور نبی تمام ادیان کی اصلاح فرمائی اور آپ کے بعد تمام ادیان میں جو بگاڑ پیدا ہوا اس کو صحیح کرنے کے لیے امام مہدی علیہ اسلام آئے ہیں یعنی مجددوں نے جو تجدید کی وہ ایک ہی دین کی اصلاح ہو گی، جس طرح محمد رسول اللہ نے بطور نبی تمام ادیان کی اصلاح کی، اب اس طرح امام مہدی علیہ اسلام محمد کی مانند ہوں گے۔
علماء حق، خواجہ غریب صاحب، غوثِ اعظم یہ بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہیں صرف اپنے دین کی اصلاح کر سکتے ہیں، کیونکہ بنی اسرائیل کے نبیوں نے بھی صرف اپنے دین کی اصلاح کی اور حضور نے بطور نبی تمام ادیان کی اصلاح فرمائی۔ اب چونکہ نبوت ختم ہو گئی ہے، عالم حق بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہوں گے اور عالم اسلام کی اصلاح کرتے رہیں گے، اور آخر میں جو ہستی تمام ادیان میں اصلاح کرے گی وہ محمد ﷺ کی مانند ہو گی، یہ علماء اور اولیاء بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہوں گے اور امام مہدی علیہ اسلام محمد ﷺ کی مانند ہوں گے اور تمام ادیان کی اصلاح کریں گے۔ یعنی ایسا نہیں تھا کہ ابراہیم علیہ سلام کی رسالت کے بعد جو نبی آیا وہ آدم علیہ اسلام کی نبوت میں بھی اصلاح کر سکتا۔ لیکن جب محمد ﷺ تشریف لائے تو یہ ایک نئی بات ہو گئی کے بطور نبی آپ ﷺ نے تمام ادیان میں اصلاح فرمائی۔
نوح علیہ اسلام، یوسف علیہ اسلام، داوٗد علیہ اسلام، اسماعیل علیہ اسلام، ان لوگوں نے اپنے ہی مرسل کی تعلیم میں آنے والے بگاڑ کو صحیح کیا، جو ان کا مرسل نہیں تھا اس دین کی حالت زار دیکھنے کے باوجود قانوناً اس کی اصلاح نہیں کر سکتے تھے اور نہ ہی کی۔ لیکن جب محمد ﷺ تشریف لائے تو تمام مرسلین کی تعلیم میں آ جانے والے بگاڑ کی اصلاح فرمائی اور امام الانبیاء کہلائے۔

چونکہ حضور ﷺ پر نبوت بھی ختم ہو گئی اور رسالت بھی ختم ہو گئی، اب اگر بگاڑ پیدا ہو گا تو کیا کریں گے؟

اب جو دین اسلام میں بگاڑ پیدا ہوا تو اسلام میں علماء حق آئیں گے جو بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہوں گے، جیسے انہوں نے اپنے اپنے دین میں اصلاح کری تھی یہ علماء حق اپنے دین اسلام میں اصلاح کریں گے اور آخری زمانے میں تمام ادیان کی اصلاح کے لیے ایک ذات آئے گی۔ جو تمام ادیان کی اس طرح اصلاح کرے گی جس طرح محمد ﷺ نے بطور نبی تمام ادیان کی اصلاح کری تھی۔
چودہ سو سال کا عرصہ گزر گیا ظاہر سی بات ہے اب دین اسلام اور دیگر جتنے بھی ادیان ہیں سب میں مزید بگاڑ آ چکا ہے۔ اس مجموعی بگاڑ کے سدھار کے لیئے ایسی شخصیت آنا قرار پائی ہے

جو مجموعی طور پر تمام ادیان کی اصلاح کردے۔

ادیان کی اصلاح کا کام حضور ﷺ نے بھی کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنا دین بھی لائے۔ اسی طرح امام مہدی تمام ادیان کی اصلاح بھی کریں گے اور اپنا دین بھی لائیں گے۔

عیسائی کہیں گے یہ ہمارے دین کا Specialist ہے، لہذا یہ مسیحا ہے۔

ہندو کہیں گے یہ ہمارے دین کا Specialist ہے، لہذا یہ ہمارا کا لکی اوتار ہے۔

مسلمان کہیں گے یہ ہمارے دین کا Specialist ہے، لہذا یہ مہدی ہے۔

وہ تمام ادیان کے Specialist ہوں گے لیکن اس کے بعد کہیں گے یہ تمام دین پرانا ماڈل ہو گئے، جیسے پرانی ماڈل کی گاڑیوں والوں سے کوئی میکینک کہے کے لاؤ سب کی گاڑیاں فری میں ٹھیک کر دیتا ہوں، سب نے اپنی اپنی بوسیدہ پرانی گاڑیاں ٹھیک کرالیں اور وہ چلنے لگ گئیں اور میکینک کہتا ہے میرے پاس ایک نئے ماڈل کی کار ہے جو میں فری میں دے رہا ہوں تو آپ ہی فیصلہ کریں کے لوگ کیا کریں گے؟؟ یقیناً سب کا جواب نئے ماڈل کی کار ہو گا۔

ہر سو سال بعد مجدد آتا ہے، حضور پاک کی ختم نبوت کے بعد دین اسلام میں مجدد آتے رہے، امام مہدی علیہ اسلام کے آنے کے بعد تمام مجددوں کی تجدید ختم ہو جائے گی۔ امام مہدی علیہ اسلام اپنی مرضی کے مطابق ہر دین کی تجدید کریں گے، کچھ کتابوں میں لکھا ہے اپنا دین بھی بنائیں گے۔ لوگ کہتے ہیں امام مہدی علیہ اسلام ہُو بہو محمد رسول اللہ ہوں گے، صرف شکل وصورت میں نہیں بلکہ سیرت میں بھی ہوں گے، قدرت وطاقت میں بھی ہوں گے۔ حضور ﷺ نے بطور نبی تمام ادیان کی اصلاح کی اور امام مہدی علیہ اسلام بھی تمام ادیان کی اسی طرح اصلاح فرمائیں گے جس طرح محمد رسول اللہ نے بطور نبی کی تھی۔ خواجہ صاحب، داتا صاحب غوث پاک اور دیگر جملہ علماء حق نے صرف اسلام میں تجدید کی۔ ویسے تو لوگ طاہر القادری کو بھی مجددِ رواں صدی کہتے ہیں۔ انہوں نے صرف یہ تجدید کی ہے ہر کام میں اللہ رسول کی قسمیں دے دو، قسمیں دے دے کر لوگوں کو اپنی تقریر سننے کے لیے پابند کیا تو ایسی تجدید پر لعنت ہے۔ تجدید تو وہ ہے جو پہلے مرسل نے دین قائم کیا جب اس میں بگاڑ آیا اور اُس کا فیض ختم ہو گیا اور جب تم نے اس میں تجدید کی اور وہی فیض دوبارہ آ گیا جو اُس دین کو قائم کرتے وقت تھا۔

اسی طرح امام مہدی علیہ اسلام بطریق نبوت محمد ﷺ تمام ادیان کی اصلاح فرما رہے ہیں۔

قرآن میں ہے

وکل شئی احصینہ فی امام مبین

امام مہدی کے اندر تمام انبیاء کے فضائل، خصائل طاقت وتصرف جمع کر دیا گیا۔ آدم علیہ اسلام کی طاقت وتصرف، ابراہیم علیہ اسلام کی طاقت وتصرف، موسیٰ علیہ اسلام کی طاقت وتصرف، عیسیٰ علیہ اسلام کی طاقت وتصرف ور محمد رسول اللہ کی طاقت وتصرف اور محمد رسول اللہ کے چند لطائف اور چند ارواح امام مہدی علیہ اسلام کے اندر موجود ہیں۔

محمد رسول اللہؐ کثیر الجہت شخصیت ہیں

محمد رسول اللہؐ کی ہستی بطور احمد

جب آپ معراج کے لیے تشریف لے کر گئے تو کُل انبیاء اولیاء کو نماز پڑھائی جب کے اس وقت تو نماز اُتری ہی نہیں تھی، تو وہ نماز کون سے طریقے سے پڑھائی تھی؟ آج کے مسلمان محمد رسول اللہ کا صرف ایک ہی رخ جانتے ہیں، جب محمد رسول اللہ کا دوسرا رخ بیان کیا جاتا ہے تو وہ اس کو گستاخی کا نام دیتے ہیں۔ اس گفتگو میں محمد رسول اللہ کی شخصیت کے وہ سارے موضوع جو ہم کو بتائے گئے ہیں بیان کیے جائیں گے، ہم یہ نہیں کہہ رہے کے حضور کے جتنے خصائل اور مناقب اور محاسن اور فضائل ہیں وہ بیان کر رہے ہیں۔

شب معراج میں پڑھائی جانے والی نماز کس شریعت کے تحت تھی؟

وہ نماز شریعت احمدی کی تھی۔ آج کا مولوی کہتا ہے۔ اب جب کے نبوت ختم ہو گئی ہے تو جب عیسٰی علیہ اسلام آئیں گے تو کون سی شریعت پر عمل پیرا ہوں گے؟ اگر آج عیسٰی علیہ اسلام آتے ہیں تو یہ حضور کے بعد ہی کا دور ہے، اور جس وقت حضور پاک معراج پر جا رہے تھے تو اس وقت بھی حضور آ ہی چکے تھے نا، تو کیا فرق پڑ تا ہے، حضور کے آنے کے بعد ہی دونوں کام ہوں گے نا، شب معراج والی نماز بھی آنے کے بعد شریعت احمدی کے تحت پڑھائی اور امام مہدی علیہ اسلام بھی شریعت احمدی کی تحت ہی نماز پڑھائیں گے۔

شریعت احمدی کی نماز کیا ہے؟

شریعت محمدی کی نماز دین کا حصہ ہے جبکہ شریعت احمدی کی نماز دین کا حصہ نہیں ہے۔ جو بھی اپنی روح کو منور کر کے بیت المعمور میں پہنچا لے وہ شریعت احمدی میں داخل ہو جاتا ہے۔ امام مہدی علیہ اسلام کے جو پیرو کار ہیں اور جن کی روح منور ہو چکی ہے اور بیت المعمور پہنچ چکی ہے وہ بھی شریعت احمدی کی نماز پڑھتے ہیں، اہل نظر جانتے ہیں کے وہ نمازی ہیں۔ ایک دفعہ اگر اُس نماز میں شامل ہو گئے تو پھر وہ نماز دائمی ہو جاتی ہے۔

حضور ﷺ کی روح مبار کہ:

آپ ﷺ کی روح سے بھی فیض ہوا، کچھ لوگوں کو حضور کے جسم سے فیض ہوا وہ حضور کی جسمانی صحبت میں رہتے تھے، جیسے ابو بکر، جیسے عمر فاروق، عثمان غنی ان کو حضور کے جسم سے فیض ہوا، حضرت علی کو حضور کے قلب سے فیض ہوا، اویس قرنی کو حضور پاک کی روح سے فیض ہوا۔

جسمانی فیض کتابوں میں آ گیا، قلبی فیض سینہ بہ سینہ چلتا رہا اور روح کا فیض جس کو حضور نے چاہا اس کو دیا۔

بطور رسول پانچ لطیفوں کا علم آ گیا اور پانچ لطیفوں کا علم حاصل کرنے کے باوجود بھی کوئی دیدار الٰہی تک نہیں پہنچ سکا۔ رسالت کا فیض دیدار الٰہی تک نہیں لے جاتا، کیونکہ رسالت کا فیض لطیفہ اخفیٰ تک ہے۔ پانچ لطیفے سینے میں ہیں، آخری لطیفے کی تعلیم حضور پاک نے دی، جن کو ان پانچوں لطیفوں کا فیض ہو گیا اور ان پانچوں لطیفوں کے عالموں تک رسائی ہو گئی۔ بیت المامور تک تو پہنچ سکتے ہیں، عالم ملکوت تک بھی پہنچ سکتے ہیں لیکن کوئی دیدار الٰہی تک نہیں پہنچا۔ کیونکہ رسالت کا فیض دیدار الٰہی تک لے کر نہیں جاتا، آپ کا ایک اور رخ بھی ہے وہ ہے محمود ہونا۔

حضور نبی کریم کا رُخ محمود:

آپ کے جسم کا نام محمد ﷺ، روح کا نام احمد، اخفیٰ کا نام حامد اسی طرح آپ کے لطیفہ انا کا نام محمود ہے جو محمود سے شناسائی حاصل کر پائے وہ ہی اللہ کے دیدار کو پہنچ سکے۔

طاہر القادری بھی عاشق ہیں بلکہ پوری دنیا کو عاشق رسول بنا رہے ہیں تو کیا یہ محمود تک پہنچ چکے ہیں؟ اللہ کا دیدار ان کو ہو چکا ہے؟ منہاج القرآن صرف اس کا جواب دے دے۔ اگر عشق مصطفیٰ ہے اور حضور نے یہ تعلیم نہیں دی تو پھر کیسا عشق ہے!! دیدار الٰہی کی بات کرنے کے لیے حضور ﷺ کی نبوت و رسالت سے آگے بات پہنچانی پڑے گی، صرف نبوت اور رسالت کے فیض سے اللہ کا دیدار نہیں ہو گا، اللہ کا دیدار اُن کو ملے گا جنھوں نے حضور ﷺ کے محمود والے رخ کو مانا ایمان لائے اور رسائی حاصل کی، اور محمد رسول اللہ نے ان کو اللہ کے رُوبرو کیا۔ جن کو دیدار الٰہی ہو جائے ان کے لیے تو کہا

نظر جنہاں دی کیمیاء ہوئے سونا کر دے وٹ

اگر طاہر القادری کو دیدار ہو گیا ہوتا تو اس طرح ذلیل و خوار نہ ہو رہا ہوتا۔ وہ تو تخت الٹنے گیا تھا، تخت الٹایا کیوں نہیں، اور دوسری طرف سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ اسلام نے نواز شریف کو خط لکھا کے تمہارا تخت بناؤ والے کے اُلٹا دیں گے اور پوری دنیا جانتی ہے کہ کتنی خاموشی سے سیدنا گوہر شاہی نے گھر بیٹھے نواز شریف کی چھٹی کرادی۔ یہ ہے مردانگی! طاہر القادری تو خود بھی ذلیل ہوا اور ساتھ لے جانے والوں کو بھی ذلیل کیا۔ کیا ایسا ہوتا ہے درویش جو خود تو کنٹینر میں بیٹھا رہے اور ساتھ دینے والوں کے جذبات سے کھیلتا رہے، صبح

کہے میں حسینی لشکر ساتھ لایا ہوں صدر اور وزیراعظم کو سابق صدر سابق وزیراعظم اور کافر منافق کہے اور شام کو اُن ہی مخالفین کو گلے لگا کر مبارکباد پیش کرے کے اب بھائی چارہ قائم ہو گیا۔ کربلا میں امام حسین نے ایسا کب کیا کے یزید کو گلے لگا کر بھائی بنالیا ہو، شرم کی بات ہے غیرت مر چکی ہے۔ اِسلام کو تو تم نے بدنام کر دیا اب حضور ﷺ کی آل کے نام پر بھی دھبہ لگا رہے ہو۔

☆......☆......☆......☆

سیدنا گوھر شاہی پر دعوی نبوت کے الزام کی وضاحت

سیدنا گوہر شاہی نے کبھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا نہ ہی یہ دعویٰ کرنے کی حاجت وضرورت ہے، سیدنا گوہر شاہی نے کبھی رسالت کا دعویٰ نہیں کیا نہ ہی یہ دعویٰ کرنے کی حاجت و ضرورت ہے، لیکن سیدنا گوہر شاہی نے وہ چیز دی ہے اور دے رہے ہیں جو نبوت ورسالت سے کسی کو نہیں ملی۔ نبوت ورسالت سے کوئی اللہ کے دیدار تک نہیں پہنچا، سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام لوگوں کو محمد ﷺ کا وہ رخ دے رہے ہیں جو محمود کہلاتا ہے، جو عام انسان کو زمین سے اُٹھا کر مقام محمود پر پہنچا دیتا ہے۔ گوجر خان کے ایک پروگرام میں قبلہ ء من سیدنا گوہر شاہی امام مہدی نے فرمایا:

''حضور کو تین طرح کا علم عطا ہوا، ایک عام کے لیے، ایک خاص کے لیے، اور ایک صرف اُن کے لیے،
پتا نہیں ایک دن اُن کو کیا ہوا جو علم صرف اُن کے لیے تھا
وہ انہوں نے ہم کو دے دیا''

پھر فرمایا:

''بازار مصطفیٰ لگے گا اور آج وہ بازار مصطفیٰ لگ گیا، جہاں خریدار خود خدا ہو گیا''

وہ کون ہیں جن کو بازار مصطفیٰ میں رب نے خریدا؟

یہ وہ ہیں جو نبوت کا فیض پانے والے نہیں تھے، جو رسالت کا فیض پانے والے نہیں تھے، وہ رُخ محمود کا فیض پانے والے تھے، ایسے چند لوگ حضور کے دور میں ہوئے، پھر آہستہ آہستہ اِکا دُکا بعد میں آئے اور جب سیدنا گوہر شاہی تشریف لائے تو آپ نے پورے عالم کو محمد کا یہ رُخ محمود دکھا دیا۔

بنے گا سارا جہاں میخانہ ہر ایک بادہ خوار ہو گا
سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہو گا
نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا
سنا ہے قدسیوں سے میں نے، وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا

کون سا شیر؟

محمد ﷺ کے پاس ایک باطنی شیر تھا جس کو اسد اللہ کہتے ہیں۔ جو مولا علی کے جسم میں داخل کر دیا، علی کے اندر صفاتی جسہ توفیق الٰہی آ گیا، حضور نے فرمایا

انامدینۃ العلم وعلی البابھا۔

علامہ اقبال نے کہا ایک زمانہ اور بھی آنے والا ہے، جس کے بارے میں ہم نے قدسیوں سے سنا ہے کے اس زمانے میں وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا۔ جو کہتا تھا انا مدینۃ العلم و علی البابہا، یعنی حضور نے کہا، میں علم کا شہر ہوں علی اُس کا دروازہ ہے، وہ دروازہ پھر کھلے گا، وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا۔ اب دیکھنا ہے وہ شیر کب ہوشیار ہوتا ہے!

لیکن یہ جو بازار مصطفیٰ لگا ہے جس میں اللہ خریدار بنا ہے اس بازار میں اللہ وہ سودا نہیں خرید رہا جو کہ نبوت ورسالت بیچ رہی ہے اس بازار مصطفیٰ میں اللہ وہ سودا خرید رہا ہے جو محمودیت بیچ رہی ہے۔

ایک رُخ سیدنا گوہر شاہی کے جسم نازنین کا ہے:

کم و بیش آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم عربستان میں تشریف لائے۔ جسم محمد ﷺ آبِ منی کی پیداوار نہیں ہے، جبرائیل امین نے سدرۃ المنتہیٰ سے نوری بیج توڑ کر ایک سفید مادے میں گھول کر بی بی آمنہ کو پلایا، جس سے یہ حمل ٹھہرا ، جسم محمد کو بنانے کے لیے ارضی ارواح عالمِ بالا سے آئیں۔ قرآن مجید میں ارضی اور سماوی ارواح کا ذکر آیا ہے، سماوی ارواح آسمانوں سے آتی ہیں اور سماوی روح ایک ہی جسم کے لیے مخصوص ہے، ارضی ارواح کا کام جسم کو بنانا ہے۔

مثال:

جب لوگ مراقبہ کرتے ہیں تو ان کی روح نکل جاتی ہے، اگر روح کی وجہ سے انسان کی زندگی ہو تو مراقبہ کرنے والوں کی موت واقع ہو جانی چاہیئے۔ اس کے علاوہ کہا جاتا ہے کہ شہید زندہ ہے جب کے اُن کی روح اُوپر چلی جاتی ہے، تو شہید کو زندہ کیوں کہا جاتا ہے؟ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ جسم کی زندگی کا تعلق سماوی روح سے نہیں ہے بلکہ جسم کی زندگی کا تعلق ارضی ارواح سے ہے۔

ارضی ارواح کیا ہیں؟

ارضی ارواح تین قسم کی ہیں

جمادی روح۔۔۔نباتی روح۔۔۔حیوانی روح

جب رحمِ مادر میں نطفہ پڑتا ہے تو اس میں جمود قائم کرنے یا اُس نطفے کو جمانے کے لیے روح جمادی ڈالی جاتی ہے، پھر اس کی نشو نما اور بڑھوتی کے لیے کچھ عرصے کے بعد روح نباتی ڈالی جاتی ہے، چھ ماہ کے بعد اُس میں حیوانی روح ڈالی جاتی ہے جس سے شکل و صورت بن جاتی ہے، یہ تین ارضی ارواح جسم کو زندہ رکھتی ہیں۔ ان ارضی ارواح کا تعلق جسم کو بنانے سے ہے۔ یوم محشر یا حساب کتاب سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جب کسی آدمی کو موت واقع ہو جاتی ہے تو فرشتے اُس کی ارضی ارواح نکال کر رکھ لیتے ہیں، اور جب کوئی نیا نطفہ پڑتا ہے تو اللہ کے حکم سے ان ارضی اواح کو کسی بھی بچہ کو بنانے کے لیے استعمال کر لیا جاتا ہے، لہذا یہ ارضی ارواح ایک جسم سے دوسرے جسم میں منتقل ہوتی رہتی ہیں، پا کیزہ لوگوں کی ارضی ارواح پا کیزہ لوگوں میں منتقل ہوتی رہتی ہیں، مثلاً کوئی متقی تھا پا کیزہ تھا جب وہ مر گیا تو اُس کی ارضی ارواح کو رکھ لیا اور جب کسی اور متقی نے پیدا ہونا ہے تو اس کے لیے وہ پا کیزہ روحیں استعمال کی جاتی ہیں، لیکن حضور پاک کی ارضی ارواح کو امام مہدی علیہ السلام کے لیے روک لیا گیا۔

جس طرح عربستان میں حضور ﷺ کے جسم سے فیض ہوا، جسم سے فیض ہوا تو اِسلام بنا، جس طرح حضور ﷺ کے قلب سے فیض ہوا تو ولائیت بنی، روح سے فیض ہوا تو شریعتِ احمدی بنی، محمد ﷺ کی ارضی ارواح کا ایک رُخ یہ بھی ہے کہ اُن کو جسم امام مہدی علیہ السلام کو بنانے میں استعمال کیا گیا، لہذا امام مہدی علیہ اسلام کو دیکھنا جزوی طور پر حضور پاک کو دیکھنا ہے، امام مہدی علیہ السلام سے ملنا جزوی طور پر حضور پاک سے ملنا ہے، لہذا اِسی طرح امام مہدی علیہ اسلام کی بار گاہ میں گستاخی کرنا جزوی طور پر حضور نبی کریم کی شان میں گستاخی کرنا ہے۔

احادیث میں آیا ہے کے امام مہدی علیہ السلام حضور کی مشابہت میں ہوں گے۔ اب یہ مشابہت کس طرح ہو گی، جسموں کی مشابہت میں کون سے عوامل کار فرما ہوں گے؟

کلی طور پر ہُو بہو وہ ہی مشابہت اس طرح ہو گی کے جن ارضی ارواح نے جسم محمد بنایا تھا وہی ارضی ارواح جسمِ مہدی علیہ السلام بنا رہی ہیں۔

کہا جاتا ہے کے امام مہدی علیہ السلام کی والدہ کا نام آمنہ اور والد کا نام عبد اللہ ہو گا، کیسے؟

ظاہر میں اگر ایسا ہو بھی تو بے کار ہے۔ ظاہر میں تو کسی کے بھی والد کا نام عبد اللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہو سکتا ہے کیونکہ یہ تو انسان کے اختیار میں ہے، پلاننگ سے ایسا ہو سکتا ہے، یہ اشارہ ظاہر کے لیے نہیں تھا بلکہ انہی ارضی ارواح کی طرف اشارہ تھا۔ احادیث میں لکھا ہے امام مہدی میں محمد ہو گا، انہوں نے تبدیل کر دیا کے اُن کا نام محمد ہو گا، نام محمد نہیں ہو گا اُن میں محمد ہو گا اور یہ ارضی ارواح کے ذریعے ہو گا، اِس کا ثبوت بھی ہم پیش کرتے ہیں۔ حجر اسود کا یہ طغرہ ملاحظہ ہو

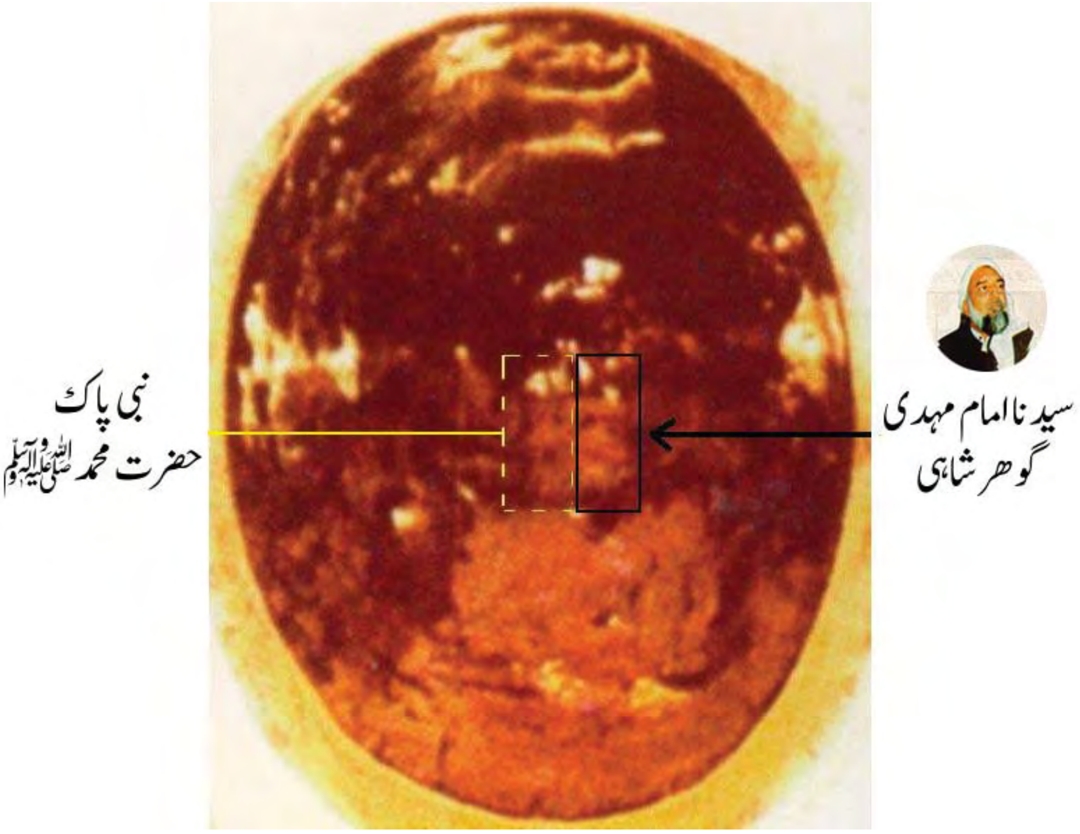

حجراسود کے بلکل وسط میں ایک شخصیت تشریف فرما ہے جن کا اسم مبارک ہے سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی۔ سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی میں ارضی ارواح محمد ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کے اِس تصویر میں وجود ایک ہے اور چہرے دو ہیں، جو چہرہ بالکل سامنے نظر آرہا ہے وہ سیدنا گوہر شاہی کا چہرہ مبارک ہے، اور سیدنا گوہر شاہی کی بائیں آنکھ سے متصل ایک اور چہرہ ہے جو کہ چہرہ مصطفیٰ ہے، کہ اب جو چہرہ مصطفیٰ ہے وہ اِس وجود مسعود میں آ گیا ہے۔
حجراسود کا پرچار کرنے کا مقصد اِس راز کو آشکار کرنا ہے کے حجراسود میں دونوں رخ موجود ہیں جس کو حضور سے دلچسپی ہے وہ حجراسود میں اُن کو تلاش کرے۔

مسلمانوں کے لیے نوید ہے کے حجراسود میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا چہرہ آ گیا ہے، جن کو حضور کا چہرہ دیکھنا ہو وہ حجراسود میں موجود تصویر کو دیکھیں۔ جن کے دل میں اللہ کا ذکر اور نور ہے جب وہ اس چہرے کو دیکھیں گے تو ان کا ذکر تیز ہو جائے گا، اور یہ ہی ہمارے اِس دعوے کی حقانیت ہے۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆

بارہ ربیع الاول عید میلاد النبی
اور عید میلاد المحمد ﷺ

عید میلاد النبی یعنی آپ ﷺ کی ولادت جو کے بارہ ربیع الاول کو ہوئی تھی لیکن اب یہ آمد دو مرتبہ ہو گئی۔ بارہ ربیع الاول کو وہ ارضی ارواح اِس زمین پر تشریف فرما ہوئیں تھیں، اُس کے بعد یہ آمد 25 نومبر 1941 کو ہوئی تو یہ عید میلاد النبی دو مرتبہ ہو گیا۔ لیکن دونوں کو عید میلاد النبی نہیں کہہ سکتے پہلی مرتبہ کو کہیں گے عید میلاد النبی اور دوسری مرتبہ آنے کو عید میلاد المحمد کہیں گے۔ اگر امام مہدی علیہ اسلام کی آمد کو بھی عید میلاد النبی کہیں تو لوگ نبوت کے دعوے کا فتویٰ لگا دیں گے۔

عید میلاد النبی اور عید میلاد المحمد ﷺ دراصل ان ارضی ارواح کا اس دنیا میں آنے کی خوشیاں منانا یعنی عید ہے اور عام لوگوں کے لیے تحفہ ہے۔ یہ ارضی ارواح 12 ربیع الاول کو بھی تشریف لائیں تھیں ہمیں اُس کی بھی خوشی ہے اور یہ ہی ارضی ارواح 25 نومبر کو دوبارہ تشریف لائیں ہم اُس کی بھی خوشی مناتے ہیں، ہماری خوشی ڈبل ہو گئی ہے، ان ارضی ارواح کے دو مرتبہ آنے کا ثبوت حجر اسود میں تصویر کی صورت موجود ہے۔ قرآن پاک میں ہے

وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ

سورۃ الضحیٰ آیت نمبر 4

ترجمہ: یارسول اللہ آپ کا دوسرا دور آپ کے پہلے دور سے افضل ہو گا۔

دوسرے دور کی کیا خصوصیت ہو گی جو اس کو افضل کہا!

مولوی حضرات کہتے ہیں کے پہلا دور سے مراد مکے کا دور اور دوسرے دور سے مراد مدینہ کا دور ہے اور وہ افضل ہے۔ ہم کہتے ہیں کے صحابہ میں دو گروپ پائے جاتے ہیں ایک کو اصحاب کبار کہا جاتا ہے اور دوسرے کو اصحاب صغار کہتے ہیں مرتبے میں وہ صحابی بڑے ہیں جو مکے میں ایمان لائے بہ نسبت ان صحابی کے جو مدینہ میں ایمان لائے۔ صحابیوں کے لیے مکہ کا دور افضل ہے تو حضور کے لیے مدینہ کا دور کیسے افضل ہو گیا؟

مکہ میں حضور پاک کو شدت کا تنگ کیا گیا، تکالیف پہنچائی گئیں۔ مدینے میں تو اسلام کو چار چاند لگ گئے تھے، ہر چیز کی فراوانی ہو گئی تھی، مدینہ میں آرمی بنائی اور مکہ کو فتح کیا، آلام، مصائب اور آزمائش کا دور تو مکہ میں تھا جہاں آپ ﷺ نے اسلام کا سنگ بنیاد رکھا، دین کی تبلیغ شروع کی جہاں آپ کے ماننے والوں کے جسموں کو گرم سریوں سے داغا گیا ہے۔ لوگ جانوروں کی اوجھڑی آپ پر ڈال دیتے تھے، خانہ کعبہ کی زمین پر گھسیٹتے تھے۔ یہ وہ ہی دور ہے جب طائف کے مقام پر کافروں نے پتھر مار مار کر اتنا لہولہان کر دیا کہ آپ ﷺ کے جوتے خون سے بھر گئے، پاگل کتے آپ کے پیچھے چھوڑ دیے گئے۔ اُس دور کو مولوی کہتے ہیں وہ افضل نہیں ہے اور مدینے کے دور کو افضل قرار دیتے ہیں جب آسائشیں مل گئیں تھیں۔ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے مولویوں کی اپنی بنائی ہوئی کہانیاں ہیں لیکن اب ان مولویوں کا تختہ الٹنے کی باری آ گئی ہے۔

وحی کے ذریعے جو بات آتی ہے وہ خاص اہمیت رکھتی ہے اور اگر مولوی بضد ہیں کے مدینے کا دور افضل ہے تو ہم کہیں گے مکہ کا دور افضل ہے اور اس کی دلیل کے لیے یہ آیت پیش کریں گے کہ اللہ نے کہا

''اُس نے اپنی محبت کے ساتھ بلا اور مصیبت کو نتھی کیا ہوا ہے''

اور بلا اور مصیبت تو مکہ کے دور میں آئی مدینے میں تو نہیں آئی، لہذا جہاں بلا اور مصیبت زیادہ آئی وہ جگہ اللہ کی زیادہ محبت کا دور کہلائے گا، ملاؤں کے فارمولے سے بھی اگر دیکھیں تو مکہ کا دور زیادہ افضل ثابت ہوتا ہے۔ تو اب وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ کی روشنی میں کس دور کی بات بیان کی جا رہی ہے؟ یہ اِس دور کی بات ہو رہی ہے جب ارضی ارواح محمد، امام مہدی علیہ السلام کا جسم بنائیں گی اور وہ ہم شکل مصطفیٰ ہوں گے۔

امام حسن کا اُوپر کا آدھا وجود حضور سے مشابہہ تھا، امام حسین کا نچلا دھڑ حضور کے مشابہہ تھا اور امام مہدی علیہ اسلام ہُوبہو ہم شکل مصطفیٰ ہیں۔
جنہوں نے حضور کو دیکھا ہے وہ سرکار گوہر شاہی کو دیکھ کر قدموں میں گر جائیں گے۔

سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ اسلام ہم شکلِ مصطفی ہیں

سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ اسلام ہم سیرتِ مصطفیٰ ہیں

1994 ناروے کے دورے کے دوران نذر محمود الٰہی نامی ایک شخص نے جب پہلی بار سرکار گوہر شاہی کی بارگاہ میں شرف ملاقات حاصل کیا تو سرکار گوہر شاہی کے چہرے پر نگاہ پڑتے ہی الصلوٰۃ والسلام و علیك یا رسول الله پڑھتا ہوا سرکار گوہر شاہی کے قدموں میں گر پڑا اور کہنے لگا میرے پیارے آقا یا رسول اللہ آپ یہاں بیٹھے ہیں، یہ واقعہ بتانے کا مقصد یہ ہے کے جنہوں نے حضور کا دیدار کیا ہوا ہے وہ اسی طرح سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام کی بارگاہ میں اپنے جذبات نچھاور کرتے ہیں۔

جنہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ سرکار گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام ہیں، اور بھی بہت سے لوگوں نے حضور ﷺ کا دیدار کیا ہے ہمیں بھی حضور ﷺ کی محفل میں جانے کی سعادت ملی ہے ہم نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور یہ دیدار خواب یا کشف کی حالت میں نہیں ہوا بلکہ چشمِ ظاہر سے حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور یہ واقعہ 16 june 1995 میں پیش آیا جو کے میری سالگرہ کا دن تھا، درود شریف اور ذکر کی محفل کا وقت ہونے والا تھا میں مانچسٹر آستانے پر اکیلا اداس بیٹھا ہوا تھا، اچانک آستانے کے دروازے پر دستک ہوئی، جیسے ہی دروازہ کھولا تو دیکھا سامنے سرکار ہیں۔ لیکن میرے اندر جذبات کچھ اور ہیں، تو آپ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور کہا کیا سوچ رہے ہو میں نے کہا آپ سرکار ہیں لیکن جذبات ویسے کیوں نہیں ہیں تو مسکرائے اور کہا میں سرکار نہیں ہوں میں تو محمد ہوں۔ پھر آپ ﷺ اندر تشریف لائے باتیں ہوئیں کچھ دیر میں اشارہ کیا تو بارہ کبوتر اڑتے ہوئے آ گئے ایک ایک نیچے آتا اور انسان بن جاتا۔ میں نے وہاں آپ کے یاروں کو دیکھا حضرت ابو بکر صدیق کو دیکھا، حضرت علی کو دیکھا، ابوذر غفاری، سلمان فارسی جیسے خاص خاص لوگ بھی وہاں آئے۔

حضور پاک نے فرمایا، ہمیں سرکار گوہر شاہی نے بھیجا ہے، آج سالگرہ کا دن ہے سرکار کی جانب سے ہماری آمد تمہارے لیے تحفہ ہے۔ اُس دن ذکر کی محفل ڈیڑھ گھنٹہ تک چلی اور حضور اُس محفل میں بنفس نفیس موجود تھے، جب صلی الله علیك یا محمد کا ورد ہوا تو وہ رنگ تھا کے سب لوگ مستی میں جھوم رہے تھے ناچ رہے تھے، جوش و جذبات میں ہاتھ پاؤں زخمی کر لیے۔ بعد میں سرکار گوہر شاہی سے ٹیلی فون پر بات ہوئی تو سرکار نے فرمایا، محمد رسول اللہ کی ظاہر میں آمد ہماری جانب سے سالگرہ کا تحفہ ہے۔

یہ واقعہ اس لیے بیان کیا کہ لوگوں کو سمجھایا جا سکے کے ہم نے ظاہر میں حضور پاک کو دیکھا ہے اور سرکار کو بھی دیکھا ہے اور یہ بھی دیکھا ہے کے حضور ﷺ کا وجود مبارک اور سرکار کے وجود مبارک میں آپس میں کتنی مشابہت ہے، فرق صرف اتنا تھا کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک ابھرے ہوئے ہیں اور ناک نسبتاً چھوٹی ہے، سیدنا گوہر شاہی کی ناک بڑی ہے اور رخسار ستواں ہیں۔ حضور پاک کے بال کم سفید تھے، اور دندان مبارک میں سے دو دانت کم تھے، حضور سے کستوری خوشبو آ رہی تھی جو کئی سال تک ساتھ رہی۔ حضورؐ سے مصافحہ بھی کیا، بغلگیر بھی ہوئے، بہت سی باتیں سمجھائیں۔ حضور پاک اپنے ساتھ ایک بہت بڑا قرآن بھی لائے تھے جس میں سے کچھ پڑھایا، جب قرآن کا وہ درس دے دیا تو میں نے کہا بہت خوبصورت قرآن ہے یہ آپ ﷺ مجھے دے دیں، فرمایا یہ ہم تمہارے لیے ہی لائے ہیں، میں نے پکڑنا چاہا تو فرمایا ایسے نہیں آپ ﷺ نے قرآن پکڑا اور میرے سینے میں ڈال دیا۔

حضور کی باطنی شخصیت اور جسم کی حقیقت

تمام مسلمان یہ مانتے ہیں کے محمد نور ہیں لیکن ساتھ ہی وہ عبد اللہ کو ان کے والد کا درجہ بھی دیتے ہیں یہ دونوں باتیں ساتھ ساتھ نہیں ہو سکتیں۔

ایک حدیث میں ہے

انا من نور اللہ و مومنین من نوری۔۔۔۔۔۔اللہ نے مجھے اپنے نور سے بنایا اور مومنین کو میرے نور سے

ایک دوسری حدیث میں ہے

اول خلق اللہ مع النوری۔۔۔۔۔۔حضور نے فرمایا اللہ نے جو چیز سب سے پہلے تخلیق کی وہ میرا نور تھا

قرآن میں بھی آیا

قد جائکم من اللہ نور و کتاب المبین۔15:5۔۔۔۔۔۔تمہاری جانب اللہ نے نور بھیجا اور ایک روشن کتاب

لفظ قد کسی بات کی حقانیت میں زور دینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے

تشریح:

تمہاری جانب اللہ نے نور بھیجا اور ایک روشن کتاب۔ جاہل علماء کا کہنا ہے کے نور اور کتاب ایک ہی چیز ہے، گرامر کی رو سے دو چیزوں کے درمیان فرق کے لیے انگریزی میں (and) اردو میں (اور) اور عربی میں (و) لکھا یا بولا جاتا ہے۔قد جائکم من اللہ نور و کتاب المبین۔ تمہاری جانب اللہ نے نور بھیجا اور ایک روشن کتاب۔

محمد رسول اللہ کی عظمت کے ایک اور پہلو پر جاہل علماء کا ہمیشہ سے یہ ہی استدلال رہا ہے کے وہ ہماری طرح انسان ہیں۔ جب کہ ہمارا ایمان ہے کے محمد ﷺ نور ہیں، ہمارے اس ایمان کی اساس قرآن نہیں بلکہ یہ امام مہدی گوہر شاہی کا عطا کردہ ایمان ہے۔ اگر قرآن سے پوچھا جائے کے محمد ﷺ کی حقیقت کیا ہے تو کبھی بھی اصل حقیقت نہیں جان سکیں گے!!

قرآن نے کہا قل انما بشر مثلکم، کہہ دیجئے ہم نے آپ کو مثالی بشر بنا کے بھیجا۔۔۔۔ سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ اسلام نے فرمایا یہ کبھی بھی نہیں کہنا کے محمد ﷺ بشر ہیں، کیونکہ بشر کا مطلب ہے شرک کے ساتھ۔ حضور نے فرمایا میں مثالی بشر بنا کے بھیجا گیا ہوں۔ جیسے کسی لباس کو کسی ماڈل پر پہنایا جاتا ہے تا کہ لوگ جان لیں یہ کیسا لباس ہے۔

قل انما بشر مثلکم، اس آیت سے مختلف نہیں ہی لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ الحسنہ۔ اس میں کچھ اور وضاحت کی گئی ہے۔ علماء اسلام سے سوال ہے کے اگر یہ سمجھتے ہیں کے محمد ﷺ ہمارے جیسے انسان ہیں فرق یہ ہے کے اُن پر وحی الٰہی کا نزول ہوا، تو پھر انسان جسمانی طور پر اللہ کے دیدار میں کیوں نہیں جا سکتا؟

شریعت کے مطابق شوہر کے مرنے کے بعد اس کی بیوی کسی سے بھی نکاح کر سکتی ہے، لیکن حضور کی ازدواج مطہرات کے ساتھ یہ معاملہ کیوں نہیں ہے!!

محمد رسول اللہ کی ذات والا انتہائی مشفق، صابر، حلیم اور کریم ہے، انتہائی مشکلات مصائب اور آفتوں میں بھی آپ کا صبر بے مثال ہے۔ محمد رسول اللہ دنیا کے سب سے بہترین شوہر ہیں، محمد رسول اللہ نے ثابت کیا کے وہ دنیا کے بہترین باپ ہیں۔ محمد رسول اللہ کو دیدار الٰہی کا علم عطا کیا گیا۔ اس کے باوجود عجز و انکساری ان پر تمام ہے۔ محمد رسول اللہ کی شخصیت میں تکبر کا کوئی عنصر نہیں۔ اگر عالم اسلام سمجھتے ہیں کے محمد رسول اللہ بشر ہیں، تو کیا یہ ممکن ہے کے کوئی انسان بھلے کتنا ہی متقی ہو جائے، صابر و شاکر ہو جائے کے ان کے برابر ہو سکتا ہے، جواب ہے ہر گز نہیں ہو سکتا۔ جو محمد ﷺ کو انسان سمجھتے ہیں ان کو ایسے ایمان پر شرم آنی چاہیئے۔ محمد ﷺ ہمارے لیے مثال بنا کر بھیجے گئے۔ جیسے اللہ نے یوم ازل میں دنیا کی، جنتوں کی لذات کو نمونہ کے طور پر دکھایا تھا۔ لوگ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں وہ ہماری طرح کھاتے تھے پیتے تھے سوتے تھے اور انسان بھی یہ ہی کرتا ہے

جبرائیل علیہ اسلام ایک مرتبہ انسان کے روپ میں حضور سے ملنے آئے کیا ہم جبرائیل کو انسان کہہ دیں؟؟ دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو انسان کے روپ میں الٹا لٹکا دیا گیا ہے کیا ان فرشتوں کو انسان سمجھ لیں؟؟ کوئی انسان محمد رسول اللہ کی برابری نہیں کر سکتا کیونکہ محمد رسول اللہ انسان نہیں ہیں، اگر اللہ بھی یہ ثابت کر دے کہ آپ ﷺ انسان ہیں تو ہم اس بات کو تسلیم نہیں گے۔ جو بھی محمد ﷺ کا گرویدہ ہو گا وہ کبھی بھی آپ ﷺ کو بشر نہیں مانے گا، کیونکہ قرآن نے کہا: انہو کان ظلوماً جھولا۔۔۔انسان جاہل ہے انسان عاجل ہے انسان ظالم ہے، انسان کی فطرت کے یہ اوصاف محمد رسول اللہ پر ہر گز صادق نہیں آتے کیونکہ یہ اوصافِ انسانیہ محمد رسول اللہ کی فطرت کی ضد ہیں۔ محمد ﷺ کی فطرت نور ہے اور انسان کی فطرت ظلمت ہے۔

تعلیماتِ امام مہدی علیہ اسلام کی روشنی میں تو حضور پاک انسان تو انسان، نور ہونے سے بھی کہیں افضل ترین ہیں۔ اور یہ مہدی فاؤنڈیشن والوں کا عقیدہ ہے، جو محمد رسول اللہ کے لیے ایسا گمان رکھے وہ گستاخ رسول ہیں۔

قرآن نے کہا انسان ظالم اور جاہل ہے اور محمد رسول اللہ نے کہا آپ ﷺ اللہ کا نور ہیں تو کس کی بات مانیں گے قرآن کی یا محمدؐ کی، محمدؐ تو قرآن نے افضل ہیں۔ قرآن کلام الٰہی ہے اللہ کی صفتِ کلیم ہے جبکہ محمدؐ میں اللہ کا ذاتی نور ہے۔

حضور پاک ﷺ نور اور بشر کیسے ہیں؟

عام آدمی جب پیدا ہوتا ہے تو نہ جانے اس کے نطفے میں حرام کتنا ہے، رزق حلال تھا یا نہیں، خون پاک تھا یا نہیں، کتنے باطنی کیڑے گھس گئے باطنی نار خون میں گھس گئی اور نطفے کے ذریعے یہ سب خون میں منتقل ہوتا ہے۔ شر ان چیزوں سے بڑا ہے یعنی شیطان جن کا پیدا ہونا۔

حضور ﷺ کی حدیث ہے:

''ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے''

صحابہ کرام نے پوچھا کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی پیدا ہوا تھا، حضور کی ذات توباحیاء ہے، کہہ دیا ہاں میرے ساتھ بھی پیدا ہوا تھا، لیکن میری صحبت سے مسلمان ہو گیا، لیکن کسی نے غور ہی نہیں کیا یہ کیوں کہا، کبھی سنا ہے کہ کوئی یہ کہے میں اپنی صحبت میں بور ہو رہا ہوں، غوث پاک وغیرہ تو تزکیہ نفس کے لیے جنگلوں میں گئے اور حضور نے فرمایا میری صحبت سے مسلمان ہو گیا!! کچھ چیزیں کاغذی کاروائی کی طرح ہوتی ہیں۔

جب کوئی انسان اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے وقت فرشتے اُس میں سماوی روح داخل کرتے ہیں اور اسی وقت نفس اپنے حماتیوں کے ساتھ اپنے مقام پر چلا جاتا ہے، دیگر لطائف بھی اپنی اپنی جگہ چلے جاتے ہیں۔ لیکن جب محمد ﷺ کا جسم مبارک دنیا میں آیا تو اللہ نے اُس میں ارواح داخل کرنے سے پہلے اِسم محمد جسم محمد میں ڈالا جس سے جسم انور منوّر ہو گیا، یہ اسم محمد لکھائی کی صورت نہیں بلکہ جسم اور روح کی صورت ڈالا گیا تھا، جس سے جسم منور ہو گیا، جب جسم منور ہو گیا اب نفس کو ڈالا گیا، لطیفہ نفس جسم محمد میں جاتے ہی اسم محمد کے نور سے پاک ہو گیا۔

کہتے ہیں اسم اللہ شئی الطاھر لا یستقر بمکان الطاھر۔۔۔اللہ کا نام پاک ہے کسی ناپاک جگہ استقرار نہیں پکڑتا، کیا روح احمد اس جسم میں ڈالی جاسکتی ہے جس میں نفس ہو؟ ذکر سلطانی لگ جائے جسم کے سات ٹکڑے ہو جائیں تب بھی دیدار محمد کے قابل نہیں کیونکہ نفس ابھی بھی ناپاک ہے۔ پھر دماغ میں روح محمود ڈالی گئی، آہستہ آہستہ چیزیں ڈالی گئیں، تب کہیں جا کر روح احمد ڈالی۔ جو قلب پانچ ہزار سال مقام محبت میں رہ کر آیا، کیا وہ منور نہیں ہو گا؟؟؟ کیا غار حرا میں جا کر منور اور پاک ہوا وہ قلب!!! محمد رسول اللہ نور ہیں جو نہیں مانتے مہدی فاؤنڈیشن ایسے لوگوں کو محمد کا گستاخ، مہدی علیہ السلام کا گستاخ قرار دیتی ہے۔

اُمتی کون ہے؟

ساری دنیا اس بات پر متفق ہے کہ محمد کا اُمتی ہونا بہت بڑی بات ہے، ہمیں بھی اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ اسلام نے بھی فرمایا ''جتنی بھی اُمتیں آئیں اُن سب اُمتوں میں محمد رسول اللہ کا اُمتی ہونا سب سے افضل ہے'' بے شک اِس میں کوئی شک نہیں ہے۔

آیئے جائزہ لیں کہ اُمتی ہونے سے کیا مراد ہے اُمتی کون ہے؟ اور محمد کا امتی کیسے بنا جاسکتا ہے؟ زبان سے تین مرتبہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے مسلمان بن جاتے ہیں، اسلام کے مطابق اقرار بالسان کے بعد تصدیق القلب بھی ضروری ہے، کیا تین مرتبہ زبان کے اقرار سے مومن بن سکتے ہیں یا مومن بننے کے لیے دل کی تصدیق بھی ضروری ہے؟

کیا سنی شیعہ وہابی، اہل حدیث، قادیانی، احمدی کیا یہ سب اُمت میں شامل ہیں، اگر نہیں تو ان میں سے کون سا فرقہ اُمتِ محمد میں ہے؟

کیا رابعہ بصری اُمتی ہے جس نے ابو بکر صدیق اور عبدالقادر جیلانی کو برا بھلا کہا!! یہ اُمتی نہیں ہو سکتی۔

سرکار گوہر شاہی نے فرمایا: ''شریعت میں افضل ترین مقام ابو بکر صدیق کا ہے اور طریقت میں حضرت علیؓ کا اور حقیقت میں اویس قرنی کا مقام ہے''

ایک اُمتی دوسرے اُمتی سے کیسے افضل ہے؟

بہت سے لوگوں نے حضور ﷺ کو دیکھا لیکن وہ محمد رسول اللہ کی باطنی شخصیت کے ایک رخ کو بھی نہیں دیکھ سکے۔ باطن میں محمد ﷺ رسول اللہ کی نو طرح کی محفلیں لگتی ہیں۔ ایک محفل عالم ناسوت میں سجائی جاتی ہے جہاں محمد رسول اللہ اپنے نفس کے جُسے کے ساتھ تشریف لاتے ہیں، ایک اور محفل عالم ملکوت میں لگتی ہے اُس محفل میں قلب والے حاضر ہوتے ہیں۔ ایک محفل بیت المامور میں بھی لگتی ہے، اسی طرح ایک محفل عالم احدیت میں ہوتی ہے، ایک محفل مقام محمدی میں ہوتی ہے جہاں احدیت کی انتہا ہے، سات لطائف، ایک جسہ توفیق الٰہی ایک طفل نوری، کل ٹوٹل نو محفلیں سجائی جاتی ہیں۔

اُمتیوں میں درجات ہیں:

کسی نے محمد رسول اللہ کے لطیفہ نفس کو دیکھا، لیکن کوئی ایسا بھی ہے جس نے عالم احدیت میں حضور کے لطیفہ انا کو دیکھا، اُمتی کی درجہ بندی بندے کے ایمان اور اُس کی روحانی استطاعت پر منحصر ہے اِس کے علاوہ اللہ نے جو کچھ نصیب میں لکھ دیا اس سے آگے کوئی نہیں جاسکتا۔

سرکار نے فرمایا: ''اُمتی ہونے کے لیے کم سے کم شرط یہ ہے کہ یا تو اس نے اپنی زندگی میں ایک مرتبہ محمد رسول اللہ کا دیدار کیا ہو''

محمد کے دیدار کے لیے متقی ہونا ضروری نہیں ہے بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو کبھی مسجد میں نہیں گئے لیکن حضور نے اُن کو اپنے دیدار سے مشرف فرمایا۔منظوم کتاب ''تریاق قلب'' میں سرکار گوہر شاہی نے فرمایا

فرض ہے تیرا پیارے محمد کو تُو اک بار دیکھ
علم سے دیکھ، عمل سے دیکھ، سوتے یا بیدار دیکھ
خواب میں بھی نہ کرسکے دیدارِ مصطفیٰ اُمتی بنتا نہیں

اگر کسی کو خواب میں بھی محمد ﷺ کا دیدار نہیں ہوا تو وہ اپنے آپ کو اُمتی نہ سمجھے

گر نہ ہو سکے دیدار مصطفی، کوئی کامل شب بیدار دیکھ

کسی ایسی ہستی تک رسائی حاصل کر جو سوتے ہیں مگر نہیں سوتے اُن سے علم دیدار سیکھ لے پھر تو کچھ اور نہ کر کیونکہ اب تُو ہر وقت دیدار میں ہے۔

پڑھ علمِ دیدار، پھر دیدار ہی دیدار دیکھ

جب ان کو دیکھنے کا علم سیکھ لیا تو اب کچھ اور نہ کر، بس ان کو دیکھنا تیری عبادت ہے۔

☆......☆......☆......☆

عالم اِسلام کے لیے خوشخبری

مہدی فاؤنڈیشن لوگوں کو نہ صرف دیدار مصطفیٰ کا علم بلکہ عرفان دینا چاہتے ہیں۔ آزما کر دیکھ لیں۔ (سیدی یونس الگوہر)

انسانیت کی خوش قسمتی ہے کے مہدی فاؤنڈیشن اقوام عالم کو یہ دعوت دیتی ہے کے آؤ، مصطفی کے دیدار کا علم سیکھو، محمد ﷺ کی محبت، معیت اور اُن کے حسن کا دیدار کرنے کی تعلیم بنا کسی بیعت اور نذرانے کے یہاں پر میسر ہے، بہت سے علماء ہماری اس بات کو تمسخر میں اُڑادیں گے، لیکن ہم عام مسلمان کو یہ دعوت دینے کے خواہاں ہیں کہ آج کا مسلم مصطفی کے دیدار میں جائے اس میں ہماری دلچسپی یہ ہے کے جب وہ دیدار مصطفی کرے گا تو امام مہدی علیہ السلام کو پہچاننے میں کوئی کوتاہی نہیں کرے گا۔

اس دعوے کو جھوٹا ثابت کرنے والوں کو بھی دعوت ہے کے ہم کو آزمائے بغیر کچھ نہ کہیں اگر یہ دعویٰ جھوٹا ہے تو اس دعوے کی تحقیق کریں، دس میں سے پانچ کو دیدار مصطفیٰ ہو گیا تو ہمارا یہ دعویٰ جھوٹا نہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے دیدار مصطفیٰ کرنے میں ایک مہینہ لگ جائے یہ بھی ہو سکتا ہے ایک ہفتہ لگ جائے یہ بھی ہو سکتا ہے ایک منٹ میں دیدار ہو جائے۔

ہم یہ دعویٰ کیوں کرتے ہیں؟

حضور ﷺ کو سیدنا امام مہدی علیہ الاسلام کا دیدار کرنے کا بہت اشتیاق تھا۔یقین جانیں، دنیا میں کوئی انسان کوئی ولی، کوئی نبی، کوئی مرسل ایسا نہیں جو سرکار گوہر شاہی سے اتنی شدت کا عشق کرتا ہو جتنی شدت سے حضور نبی کریم امام مہدی علیہ السلام سے عشق کرتے ہیں۔

ہم حضور ﷺ کی بارگاہ میں عرض کریں گے یارسول اللہ پر چار مہدی کا معاملہ ہے فلاں آدمی کو اپنا دیدار دے دیں تو کیا وہ انکار فرمائیں گے!! ہمارے پاس تو یہ ہی علم ہے، قدموں میں سر رکھ دیا، کہ ہم نے بندوں کو بلالیا ہے اب آپ کرم کردیں، ہمارے پاس یہ گمان ہے، اب ہمارا گمان سچا ہے یا جھوٹا آ کر آزمالو!!!!!

جشن عید میلاد النبی ﷺ

حضور کی پیدائش کا طریقہ، شجرۃ النور کا بیج کھلایا گیا جس سے آپ کا جسم تخلیق ہوا

کچھ چیزیں رسم نہیں ہوتیں ان کو منایا نہیں جا سکتا، عید میلاد النبی منانے میں مسلمان کے لیے سب سے بڑا عصر خوشی ہے۔، خوشی کا تعلق جذبات سے ہے، خوشی ہو گی تو خوشی ہے یہ نہیں ہے کے آج خوشی کا دن ہے لہذا سب خوش ہو جاؤ۔ ہمارے معاشرے میں بہت ساری چیزیں ایسی پھیل گئی ہیں کے پڑھے لکھے لوگ بھی اُن پر غور نہیں کرتے، شاید لوگوں نے تہذیب کا صرف لفظ سنا ہے تہذیب یافتہ نہیں ہیں، اخلاقیات، ثقافت سے واقف نہیں ہیں۔

ایک حدیث میں حضور نے اُمت کو مخاطب کرکے فرمایا

''تم میں سے ایک شخص بھی اُس وقت تک مومن نہیں بن سکتا، جب تک میں ﷺ والدین، اولاد یہاں تک کہ ساری انسانیت حتیٰ کے اپنے آپ سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں''

آپ ﷺ کے قلب پر قرآن حکیم نازل کیا گیا ہے آپ کا قلب حکمت سے بھرا ہے، آپ ﷺ ایسی بات نہیں کہہ سکتے جو فطرت کے خلاف ہو۔علماء نے اس حدیث کا مطلب یہ بیان کیا کہ محبت کرو، محبت تو کی ہی نہیں جا سکتی، محبت کرو! یہ تو ایسی ہی بات ہو گئی کے زمین پر بیٹھ کر کہیں خدا کو راضی کرو، نہ خدا کا اتا نہ پتا، نہ خدا کو دیکھا نہ، اس کے مزاج سے واقفیت، نہ یہ پتہ وہ کس چیز سے راضی ہوتا ہے۔ سرکار کی تعلیم کانوں پر روئی ٹھونس کر من وعن تسلیم کرنے والی نہیں ہے، سرکار گوہر شاہی کی تعلیم دماغ کو دعوتِ تحقیق دیتی ہے کہ اس کو اپنی زندگیوں میں ڈھونڈو۔ جیسے کہا گیا۔

تمام مسلمان رسول اللہ سے سب سے بڑھ کر محبت کریں۔

دیکھا جائے تو سارے مسلمان محمد ﷺ سے محبت کر تو رہے ہیں، حضور ﷺ کی محبت میں نعلین کا نقش بنا لیں کر اس پر درود لکھ دیں گے، حضور کے نعلین ہمارے سر کا تاج تو ہیں، لیکن اس میں حضور کا نام لکھنا اُن کی شان میں توہین ہے۔

حضور ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو کوڑھ کا مرض تھا، کسی نے اُس عورت کو مشورہ دیا حضور کا بول مبارک پی لو اُس نے ایسا کیا اور کوڑھ کا مرض جاتا رہا لیکن وہ گلاس حضور کی گود میں تو نہیں رکھیں گے، یہ اُمت خرافات میں کھو گئی ہے، دماغ استعمال ہی نہیں کرتی۔ سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام کے نعلین ہمارے سر کا تو تاج ہیں، لیکن کوئی یہ کام کیسے کر سکتا ہے کے آپ کا اسم گرامی ان میں لکھ دے۔ کوئی اِن باتوں پر آواز نہیں اٹھاتا۔

عید میلادالنبی منانا کیا یہ ہی ہے کے نوٹ خواں سے نعتیں پڑھوالو یہ نعت خواں نہیں بلکہ نوٹ خواں ہیں، اِلا ماشاءاللہ کوئی ہوتا ہو گا جو دل سے نعت شریف پڑھتا ہو گا۔ ایسی محفل میں حضور نبی کریم کی محبت کی نہ تو جھلک ہے نہ رنگ، ہر چیز کو ایک تہوار کا رنگ دے دیا ہے جس میں نفس سے متعلقہ تمام لوازمات رکھے جائیں، بھلے ہی وہ کسی کی میت کا موقع ہو، نئے کپڑے بنانا۔ عید میلادالنبی منانے کے لیے پورے شہر میں لائٹیں لگا دیتے ہیں پورا شہر جھل مل کر رہا ہے، جھل مل کرتی مسجدیں، جھل مل کرتے اجسام لیکن دلوں پر موت طاری ہے۔ دلوں میں اندھیرا ہے دل ایمان سے خالی ہیں، حضور ﷺ کی محبت سے خالی ہیں۔ عید میلادالنبی کے جلوس نکالے جاتے ہیں، ہم اِس کے قائل نہیں جلوس سے کیا فائدہ؟ سوائے اِس کے کہ دہشت گردوں کو ایک اور موقع ملتا ہے تخریب کاری کا، کہ اب آپ اللہ سے بھی محبت کریں، یہ جلسے جلوس اجتماعی موت کے سوا اور کیا ہے۔

کہا جاتا ہے عشقِ مصطفیٰ سیکھو، عشقِ مصطفیٰ میں جان دو لیکن کیسے؟

کیا دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا عالم ہے جو یہ بتا سکے کے حضور ﷺ سے محبت کیسے کی جائے؟ طاہر القادری کو بتیس سال ہو گئے اپنے لوگوں کو عشقِ مصطفیٰ کی تربیت دیتے، لیکن ابھی تک کوئی عاشقِ رسول ﷺ نہیں بنا، کوئی حضور ﷺ کی ذات سے وابستہ نہیں ہوا۔

اور حضور ﷺ تیئیس سال میں اسلام کی سلطنت قائم کر کے چلے گئے، اسی عرصے میں ہی، عمر، علی اور ابو بکر جیسے لوگ نکل کر آئے، حضرت علی کا یہ کہنا ہے کے میں سجدے سے اُس وقت تک سر نہیں اٹھاتا جب تک لبیك یاعبدی نہ سن لوں۔ تو اس کا مطلب یہ ہی ہے کے آپ ﷺ نے علی کو یہ علم سکھا دیا ہو گا۔ کیا عشق مصطفیٰ روح افزاء کا شربت ہے جو گلاس میں انڈیلا اور پلا دیا۔ ایسا نہیں ہے کے قرآن وحدیث میں عشقِ رسول کی تعلیم موجود نہ ہو، ایک آیت تو ایسی ہے جس میں دونوں چیزیں موجود ہیں، طریقہ ایک ہی ہے لیکن اُس کے دو نتیجے ہیں، جیسے کہا جائے وضو کرو، جب وضو ہو جائے تو کہیں اب غسل کر لو، اگر پہلے غسل کرا لیتے تو وضو کی حاجت ہی نہیں تھی، جب غسل ہوا تو وضو خود بخود ہو گیا۔

اسی طرح یہ آیت بھی ہے، قرآن کہتا ہے

قل ان کنتم تحبون اللہ فتبعونی یحببکم اللہ و یغفرلکم ذنوبکم

سورۃ آلِ عمران

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو محمد کی اتباع کر لو۔

سوال ہے کے اللہ کی محبت کیا ہے؟ اللہ نے علاج بتا دیا ''محمد کی اتباع کر لو''

اور فتبعونی اتباع کی صورت میں نتیجہ کیا آ رہا ہے یحببکم اللہ اللہ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا۔ یہ لوگ جو مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہیں ان کو کہہ دو کے یہ تیری اتباع کریں اور جب انہوں نے تیری اتباع کر لی تو یہ اس قابل نہیں ہوں گے کے اللہ سے محبت کرنے لگ جائیں، جب تیری اتباع تیرا رنگ میں رنگ جائیں گے تو یحببکم اللہ اللہ خود ان سے محبت کرنے لگ جائے گا کیونکہ اللہ تو حضور کے رنگ سے محبت کرتا ہے اللہ خود ان سے محبت کرے گا۔ اس سے آگے لکھا ہے یغفرلکم ذنوبکم اللہ تم سے محبت بھی کرے گا اور (اے میرے رسول) تمہاری خاطر ان کی مغفرت بھی کرے گا۔ یہاں یہ ذکر ہی نہیں ہے کہ انسان بھی اللہ سے محبت کے قابل ہے، بہت ہی کم جگہ پر یہ ذکر آیا ہے،

فتبعونی کیا عالم اسلام کو معلوم ہے حضور کے تابع ہونا یا ان کی اتباع کیا ہے؟ کیا اس آیت میں تمام گناہوں کی معافی ہے؟ اور یہ گناہ کیسے معاف ہوں گے؟ یعنی جب رب کی محبت میں آ گئے تو سارے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ پہلے اللہ محبت کرے گا اور اس محبت کے ذریعے گناہ دھل گئے کیونکہ محبت گناہوں کو دھوتی ہے۔

یہ ہی بات سرکار گوہر شاہی نے فرمائی

''جس کے دل میں رب کی محبت ہے وہ کسی بھی مذہب یا دین میں نہیں ہے تو بھی خیر ہے، لیکن تُو کسی دین میں ہے اور اللہ کی محبت سے دل خالی ہے تو کتے تجھ سے بہتر ہیں''

جس دل اندر رب نہ وسیا کتے انہاں تھیں چنگے
مالک دے گھر راکھی کردے صابر بھکے ننگے

کتے کی مثال کیوں دی؟

کتااپنے مالک سے محبت کرتا ہے اس محبت کی وجہ سے ہی اپنے مالک کے قرب میں رہتا ہے ورنہ کہاں ایک نجس کتااور کہاں حضرتِ انساں، یہ عمل محبت ہے جس نے ایک نجس کتے کو انسان کے برابر کھڑا کر دیا۔ محبت کا قرآن نے جو طریقہ بتایا ہے وہ ہے محمد ﷺ کے رنگ میں رنگنا۔ نماز و روزہ، ذکر و فکر اچھے کام ہیں لیکن ان سے اللہ کی محبت نہیں ملتی، اُن کو ملی جو محمد ﷺ کے رنگ میں رنگ گئے۔ جب محمد ﷺ گئے تو جو بھی نائب محمد ﷺ زمین پر موجود ہے، خواجہ صاحب، داتا صاحب، غوث پاک، تو ان کی محبت بھی عین محبتِ الٰہی ہے۔ تیرا مرشد اگر سلطان حق باھو ہے تو اس کی اتباع اس کے رنگ میں رنگنا اللہ کی محبت ہے۔ جب کسی پر ان کی شخصیت کا رنگ چڑھ گیا تو اللہ خود بخود محبت کرتا ہے اور اُس محبت کی خاطر گناہوں کو دھوتا ہے جب تک محبت رہے گی گناہ دھلتے رہیں گے۔

یہ ہی قرآن کی اور سرکار گوہر شاہی کی تعلیم ہے، جن کے اندر خنزیر بیٹھے ہیں انہوں نے ہی اللہ کے دوستوں اور امام مہدی علیہ السلام پر کیچڑ اچھالنی ہے۔ اللہ کی محبت کا طریقہ تو معدوم ہو گیا، اب دیکھنا یہ ہے حضور ﷺ کی اتباع کیا ہے؟

دو الفاظ اتباع اور اطاعت کا پاکستانی قوم ایک ہی مطلب لیتے ہیں، اُن کے نزدیک احکام ماننا۔۔۔ نماز پڑھنا۔۔۔ روزہ رکھنا۔۔۔ گناہ نہ کرنا اتباع اور اطاعت ہے۔

اتباع کیا ہے؟

اتباع محبت سے ہے۔ حضرت علی کچھ اصحابہ کرام کے ساتھ کسی مقام سے گذر رہے تھے چلتے چلتے رکے دائیں دیکھا بائیں دیکھا اور چل پڑے، پوچھا ایسا کیوں کیا، کہا ایک دن حضور ﷺ کے ساتھ یہاں سے گذرا تھا، آپ ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا دائیں بائیں دیکھا اور چل پڑے تھے۔ یہ واقعہ ظاہری چیز ہے لیکن اس میں اتباع کے لیے مثال ہے۔

شریعت کا وہ کام جو تمہارے مرشد نے نہیں کیا، اور شریعت اس کی اجازت دیتی ہے لیکن تمہارے نفس کو گوارہ نہیں ہے کے وہ کام کیا جائے، اطاعت میں تعلیم ہے اتباع میں رنگ چڑھتا ہے، نور کی ہدایت جیسا سلسلہ ہے۔ حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا

لا یؤمن أحدکم حتی أکون أحب إلیہ من ولدہ و والدہ و الناس أجمعین

ترجمہ: تم میں سے ایک شخص بھی مومن نہیں بن سکتا جب تک میں محبوب نہ ہو جاؤں والدین، اولاد، اور پوری انسانیت سے زیادہ۔

حضور پاک نے ایک بار عمر سے پوچھا میں تجھے کس قدر محبوب ہوں، عمر نے کہا یا رسول اللہ آپ سے محبت تو ہے لیکن ابھی بھی بیوی بچوں کی محبت دل میں ہے، حضور ﷺ نے فرمایا ابھی تیرا ایمان کامل نہیں ہوا۔ انصاف کی عینک لگا کر دیکھیں تو قرآن میں اللہ کی محبت کا جو درس دیا ہے وہ اللہ کی محبت نہیں ہے۔ علماء وغیرہ نے کب اس بات پر زور دیا ہے کے اتباع محمد اختیار کرو، زور کس پر ہے اعمال پر۔ قرآن نے کہا نماز پڑھو، ٹھیک ہے بات ختم ہو گئی، لیکن اللہ کی محبت کا جو راستہ ہے جس راستے پر چل کے اللہ کی محبت حاصل ہو جائے گی اس کو تو نظر انداز کیا ہوا ہے، یہ نمازیں روزے حج زکواۃ سب صحیح ہیں لیکن یہ اللہ کی محبت کا راستہ نہیں ہے، اللہ کی محبت کا راستہ محمد ﷺ کی اتباع ہے، جب اس پر زور ہی نہیں دیا جاتا تو اتباع فی نفسہی کیا ہے کہاں بتایا جاتا ہو گا؟

بنگلہ دیش، انڈیا، پاکستان کا جو معاشرہ ہے وہاں جب حضور ﷺ کے حوالے سے بات ہو گی تو سنت کی بات ہو گی کے زیادہ سے زیادہ حضور کی سنتوں کو اپنانا چاہیئے، سوال یہ ہے کہ کیا سنتوں کو اپنانا اتباع ہے؟ کیا آپ کو ساری سنتیں معلوم ہیں؟ اُن سنتوں کا کیا ہو گا جو اعمال محمد نظر نہیں آتے؟ کیا عشق و محبت کا جذبہ نظر آتا ہے جس کی سنت ادا کی جائے؟

عشق کی سنت کیسے ادا ہو گی؟ محبت کی سنت ادا کیسے ہو گی؟

نکاح کرنا بھی سنت ہے، حلوہ کھانا بھی سنت ہے تین پتھر باندھنا بھی سنت ہے تو کیا آپ ﷺ نے اللہ سے محبت نہیں کی؟ آپ ﷺ نمازوں کے ذریعے تو محبوب نہیں بنے!! یہ لفظ محبوب بتا رہا ہے کہ آپ ﷺ نے محبت الٰہی میں ایسا مقام حاصل کر لیا جو کوئی حاصل نہیں کر سکتا، محبوب اس لیے ہیں کیونکہ آپ محبت کرتے ہیں، کیا اس محبت کے عمل کو آپ نے دیکھا ہے جس کی سنت پر آپ بھی عمل کر لیں۔

حضور نے ایک بات یہ فرمائی: ''میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا'' حضور کا دل سو نہیں رہا اس کی سنت کیا ہو گی کے آپ کا دل بھی نہ سوئے!!

حلوے کی عمامہ کی، داڑھی بھی سنت ہے اور بھی بہت سی سنتیں ہیں اور زیادہ چاہیں تو دعوت اسلامی کے مولانا الیاس قادری نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں وہاں آپ کو بہت سنتیں ملیں گی۔ وہ تمام سنتیں سیدنا گوہر شاہی کی بتائی ہوئی اِس سنت کے برابر نہیں وہ سنت کیسی ہے وہ سنت ایسی ہے کے، آپ نے پورے پاکستان میں چندہ مانگا دس بیس ہزار مل گئے، اور گوہر نے ایسا نسخہ بتایا کے بلین ڈالر مل گئے تو دس بیس ہزار کے چندے کی ضرورت ہو گی کیا؟؟ ہر ایک کی یہ ہی کوشش ہوتی ہے کے اعلیٰ سے اعلیٰ کار خریدی جائے، کپڑے خریدنے کی بات ہو بھلے خرید نا پائیں کوشش یہ ہی ہوتی ہے اعلی سے اعلیٰ کپڑا مل جائے، یعنی ہر چیز میں یہ ہی کوشش ہو گی کے اعلیٰ سے اعلیٰ چیز ہی ملے، تو سنتوں کے معاملے میں ایسا کیوں نہیں سوچتے کے ایسی سنت کو اپنائیں جو بہت ہی اعلیٰ ہو۔ حضور پاک ﷺ کی کچھ سنتیں ایسی ہیں جن پر اگر عمل کر لیا جائے تو زندگی سنور جاتی ہے۔

قرآن میں بھی ہے کے جو اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہیں وہ یہ گُر سیکھ لیں کہ: جب حضور کی اتباع اختیار کر لی تو اب باقی سب کچھ اللہ نے کرنا ہے، جب تم اتباع میں آ گئے تو اللہ کیا

کرے گا!!اللہ تم سے محبت کرنے لگ جائے گا اور اس محبت کی خاطر تمہارے گناہ دھلتے رہیں گے۔عمامہ شریف باندھنے کی سنت کے لیے یہ نہیں کہا کہ اگر آپ عمامہ باندھنے لگ جائیں گے تو اللہ آپ سے محبت کرنے لگ جائے گا یا عمامہ باندھنے سے گناہ دھلیں گے، ہم نے تو یہ بھی سنا کہ عمامہ باندھنے والے بھی زنا کرتے ہیں، داڑھی والے تو اور بھی زیادہ ان کاموں میں ملوث ہیں وہ تو داڑھی کو گناہ کا لائسنس سمجھتے ہیں اس دور میں۔حلوہ کھانا بھی سنت ہے، کیا ہندو حلوہ نہیں کھاتے؟؟ یہ کیسی سنت ہے جس پر ہندو بھی عمل کر رہا ہے، دین کے تصور کو طاہر القادری جیسے، خبیث، زندیق اور مردود مولویوں نے جو صبح کچھ شام کچھ کہتے ہیں دین میں بگاڑ پیدا کر دیا ہے۔

ایک حدیث شریف میں آیا:

جو میری فوت شدہ سنت کو زندہ کرے گا اُس کو سو شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

اِس حدیث کو دعوت اِسلامی بھی لے کر چلی کہ عمامہ شریف پہن لو سو شہیدوں کا ثواب ہو گا، سکھ بھی تو عمامہ پہنتے ہیں کہتے ہیں نہیں وہ تو پگڑ ہے۔یا ٹوپی پہن کر نماز ادا نہ کرنے والوں کو کہتے ہیں کے شیطان چپت لگا رہا ہے جب کے شیطان تو اس کے اندر بھی بیٹھا ہوا ہے، بس یہ ہی اسلام رہ گیا ہے اور اس ہی قسم کے کاموں میں مسلم قوم پڑی ہوئی ہے

یہ ہی بات قل انکنتم تحبون اللہ فتبعونی یحببکم اللہ جو آج ہم سمجھا رہے ہیں، علامہ اقبال نے بھی کہی

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اسلام حضور کے گرد گھوم رہا ہے، سچے مسلمان اور مومن تو محمد رسول اللہ کے گرد ہی منڈلاتے اور طواف کرتے ہیں جو ایسا نہیں کرتے وہ مسلمان کہلا تو سکتے ہیں مومن نہیں کہلا سکتے۔اگر کوئی یہ چاہے کے اسے اسلام کا نچوڑ مل جائے تو سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام اِسلام کا نچوڑ دے رہے ہیں۔

قل انکنتم تحبون اللہ فتبعونی یحببکم اللہ و یغفرلکم ذنوبکم ایک آیت پکڑ لو یہ ہی کافی ہے دوسری کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی اب قرآن کو اٹھا کر رکھ دو لوگ کہیں کہ باقی آیات پر عمل کیوں نہیں کر رہے تو ان کو کہہ دو کے ہمارا تو اِسی ایک آیت سے کام ہو گیا۔

واقعہ:

ایک مرتبہ مرزا غالب مسجد آ گئے، لوگوں نے کہا آپ شرابی ہیں مسجد میں آپ کا کیا کام! کہنے لگے شراب وغیرہ ختم ہو گئی ہے کوئی بندوبست نہیں ہو رہا قرآن میں اللہ نے کہا ایاك نعبدو وایاك نستعن مجھ سے مانگو میں ہی دینے والا ہوں۔جس آدمی نے کہا تھا مسجد میں شرابی آ گیا مسجد پلیت ہو گئی، وہ جا کر شراب لے آیا کے ان کو دوں تا کہ مسجد سے چلے جائیں جب وہ بوتل لے کر آیا تو دیکھا غالب سنت نماز ادا کر رہے تھے اُس نے بوتل سامنے رکھ دی، غالب نے جب شراب کی بوتل دیکھی تو سلام پھیر لیا، لوگوں نے کہا ابھی تو صرف سنتیں پڑھی ہیں فرض تو پڑھتے جائیں، غالب نے کہا فرض تم پڑھو ہمارا سنتوں میں ہی کام ہو گیا ہے۔

ایک سچا واقعہ:

ایک مرتبہ مانچسٹر میں سرکار گوہر شاہی سے ایک مذہبی شخص حاجی یعقوب نے کہا سرکار آپ کا یہ لڑکا نماز نہیں پڑھتا، سرکار گوہر شاہی نے فرمایا اچھا! پھر حاجی یعقوب سے پوچھا تم نے کتنے حج کیے ہیں اُس نے کہا دس حج کیئے ہیں، سرکار نے فرمایا، اچھا!! ہم نے سنا ہے ایک ہی حج قبول ہو جائے تو سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اگر تمہارا ایک حج بھی قبول ہو جاتا تو بار بار نہ کرتے۔

پھر سرکار نے فرمایا "یہ اس لیے نماز نہیں پڑھتے کہ اِن کے سینے ہماری نظر سے روشن ہیں، اور جب اطمینان دل میں آ گیا تو اب جستجو کیسی!!"

ایک حدیث شریف میں ہے:

جب کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو حسنات میں سے کچھ کر لو، یعنی نیکی کا کام کر لو تو وہ گناہ زائل ہو جائے گا۔

ہمارا مولویوں سے سوال ہے کہ ایک حدیث میں ہے کے جب گناہ کیا جاتا ہے تو وہ گناہ کتاب میں بھی لکھا جاتا ہے اور دل پر بھی ایک سیاہ دھبہ لگا دیا جاتا ہے، جواب دیں دل پر لگا گناہ کا دھبہ کیسے ہٹے گا؟ کیا اُس نیکی کو کرنے سے دل پر لگا گناہ کا سیاہ دھبہ ہٹ جائے گا؟ تو پھر کیسی نیکی کریں؟ ایسی نیکی جو دل کو دھونے والی ہو، ایسی حسنات جس سے دل پر لگا گناہ کا سیاہ دھبہ دھلے۔

وہ نیکی کیا ہے؟

اُس نیکی کی ایک مشین ہے، جیسے vending machine ہوتی ہے اس میں پیسے ڈالیں تو جوس، چاکلیٹ وغیرہ باہر نکل آتے ہیں، ایسی ہی ایک مشین آپ کے اندر لگی ہے جس کا نام لطیفہ قلب ہے، اُس مشین کو activate کروانا ہے تا کہ وہ نیکیاں کر سکے، اللہ اللہ کرنے سے یہ مشین activate ہوتی ہے، جب وہ اللہ اللہ کرنے لگ جائے گی تو دل پر لگے جالے، ظلمات اور گناہوں کے سیاہ دھبے دھل جائیں گے، ہر دل کے ذکر کی تعداد ہے کسی کی دس ہزار کسی کی بیس ہزار کسی کی چالیس ہزار اپنی تعداد پوری کرنے کے بعد قلب خاموش ہو جاتا ہے۔جب قلب خاموش ہو گیا اور اس وقت آپ سے کوئی گناہ ہو گیا تو اُس وقت کے لیے یہ حدیث ہے کہ اب دل تو خاموش ہے اب کوئی ایسی نیکی کر جس سے نور

بنے، جس سے گناہ دھلیں! قرآن نے بتادیا وہ گناہوں کو دھونے والی نیکی کون سی ہے۔

وہ حسنات یہ ہے کہ ''اے مومنو جب تم سے کوئی فحاشی کا کام ہو جائے تو حضور کی بارگاہ میں چلے جاؤ''

جب مومن حضور کی بارگاہ میں یا اپنے مرشد کی بارگاہ میں گئے تو دل کی دھڑکنیں ابھریں گی، وہاں وہ نیکی مجسم بیٹھی ہے جس کی صحبت میں جانا حسنات کہلاتا ہے، کوئی گناہ کر کے آؤ تو مرشد کے قدموں میں چلے جاؤ مرشد پر نظر پڑے گی دل کی دھڑکنیں تیز ہوں گی تو دل پر جو گناہ کا دھبہ لگا تھا وہ دھبہ دھل جائے گا۔ یہ حدیث اُن مشین والوں کے لیے ہے، جن کے یہاں وہ مشین لگی ہے جن کی صحبت میں تجلی گر رہی ہو گی نور گر رہا ہو گا جب وہاں جانے سے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے سے نور بنا جس نے گناہ دھو دیئے۔

سن لیجئے: اسلام کی انتہاء یہ ہی آیت ہے کیونکہ اللہ نے اس میں محمد کی اتباع۔۔۔ اللہ کی محبت کا حصول۔۔۔ مغفرت۔۔۔ کی پوری کہانی بیان کر دی ہے۔

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم

سورۃ الانبیا آیت 107

اس میں سب کچھ آ گیا، جس میں محبت ہو یا باطنی تعلیم آ گئی ہو تو وہ ان بکھیڑوں میں نہیں پڑتا کے عمامہ بھی باندھو، داڑھی بھی رکھو، کچھ نہیں کرو بس یہ ایک چیز کر لو، محمد کی اتباع۔۔۔ لیکن یہ ہی ایک چیز آج کے مسلمان کے پاس نہیں ہے!

حضور ﷺ کی اتباع کیا ہے؟

آپ ﷺ کی اتباع یہ ہے کے سب سے پہلے تم اپنے لطائف کو اللہ کے نور سے بیدار کر لو، اپنے نفس کو پاک کرنے میں کامیاب ہو جاؤ ساتوں لطائف پاک صاف ہو جائیں اللہ کے ذکر میں لگ جائیں، پھر مرشد تمہیں حضور کی بارگاہ میں لے جائیں اور حضور ﷺ اپنے سینے کی مخلوق تیرے سینے میں ڈال دیں اور تیری ساری روحیں اُس کے رنگ میں رنگ جائیں گی۔ حضور ﷺ کی ذات کا رنگ تیری ساری روحوں پر چڑھ جائے گا، تیرے اندر محمد ﷺ کی محبت کا ایک میلان پیدا ہو جائے گا، اور محبت کا ایک تلاطم خیز سمندر موجزن ہو جائے گا جو تم کو محمد رسول اللہ کی محبت کی طرف کھینچ کر رکھے گا۔ تیرے تمام لطائف کو اپنی اتباع میں لے لے گا اور تمام لطیفے حضور ﷺ کی اُس مخلوق پر بیعت کر لیں گے، تین سال تک وہ مخلوق تیرے سینے میں رہے گی اور تم کو فنافی الرسول بنادے گی۔ فنافی الرسول کا مقام ہی ہے اتباع محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہے۔

یہ تعلیم تو اس وقت صرف محمد رسول اللہ کے ارضی ارواح والے وجود امام مہدی گوہر شاہی کی طرف سے مل رہی ہے اور مہدی فاؤنڈیشن انٹرنیشنل پوری دنیا کو اِس تعلیم کی دعوت دے رہی ہے!! آ جایئے۔

یہاں نہیں آ سکتے تو چاند کی طرف دیکھیں، جب مشرق سے چاند نکلے تو صورت گوہر شاہی نظر آنے پر اپنا چہرہ چاند میں موجود صورت گوہر شاہی کی طرف کریں اور تین مرتبہ اللہ اللہ کا اقرار کر لیں اور کتاب مقدس دینِ الٰہی میں درج طریقے پر عمل کریں۔ مصیبت پڑے تو حضور کو بلائیں، اگر تمہاری آواز حضور ﷺ تک نہ پہنچے تو گوہر شاہی کو بلا کر دیکھیں، مدد کو آ جائیں گے۔ اِس پر عمل کر کے دیکھیں۔ بغیر نفس کو پاک کیئے سنت کو اپنانے کا یہ جو طریقہ ہے، ایسی سنتوں کو اپنانے سے کچھ نہیں بنے گا، کیا کبھی ایسا ہوا ہے کے سالہا سال نہیں نہائیں اندر سے بدبو آ رہی ہو جسم کالا ہو رہا ہو لیکن روز آ نہ نئے نئے کپڑے پہن لیں، کوئی اس کو پسند نہیں کرے گا۔ یہ عمامہ شریف یہ حلوہ، یہ داڑھی یہ تو حضور ﷺ کی ادائیں ہیں پہلے نہالو پھر یہ کرنا۔

سیدنا گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں دین اسلام محمد رسول اللہ کے ارد گرد گھوم رہا ہے اسلام میں وہ ہی داخل ہو گا جو محمد کی اتباع میں داخل ہو گا، محمد ﷺ کی ذات تک اگر رسائی نہیں تو آپ کے اندر کوئی اِسلام نہیں ہے، آپ مکار، کافر، منافق ہیں، آپ سنی، شیعہ وہابی ہو سکتے ہیں، لیکن اُمتی نہیں ہو سکتے۔

حاصلِ کلام:

آج عالمِ اِسلام میں اس بات کو اُجاگر کرنے کی شدید ضرورت ہے کے اِسلام اتباع محمد ﷺ سے حاصل ہو گا، اللہ کی محبت اور مغفرت اتباع محمد ﷺ سے حاصل ہو گی، اور اتباع سنتوں پر عمل کرنا نہیں ہے، اپنے اندر اور باہر کو محمد ﷺ کے ظاہری باطنی رنگ میں رنگنے کا نام اتباع ہے۔

محبت الٰہی کا قانون

قل انکنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفر لکم ذنوبکم واللہ غفور الرحیم میں اللہ سے محبت کا راستہ بتایا جا رہا ہے ایک آیت اور بھی ہے جس میں کہا گیا کے جس سے تم کو شدید ترین محبت ہے اس کو چھوڑو، تب اللہ کی محبت ملے گی

لن تنالو بر حتیٰ تنفقو مما تحبون

سورۃ آل عمران

اب یہاں محبتوں کا مقابلہ ہے، اگر آپ اللہ کی محبت کو پانا چاہتے ہیں تو اُس راستے میں ایک عمل یہ بھی ہے جہاں سے آپ کو گذرنا ہے، وہ عمل یہ ہے کے جس شخص یا چیز سے آپ کو شدید ترین محبت ہے اس کو چھوڑنا ہو گا۔ جب تک یہ نہیں کریں گے اللہ نہیں مانے گا، محبت کا ایک ہی قانون ہے ایک ہی سے ہوتی ہے ہزاروں سے نہیں۔ یا تو رب سے کر لیں یا انسان سے۔ ایک دل میں دو محبوب نہیں رہ سکتے۔ اور یہ بات اللہ نے فرمائی بھی کے: ماجعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ اللہ نے ایک سینے میں دو دل نہیں رکھے کہ ایک سے رب سے محبت کرو دوسرے سے دنیا سے۔

لن تنالو بر حتیٰ تنفقو مما تحبون --- یہ حق کا راستہ ہے۔ حقیقت کی عینک لگا کر دیکھیں تو یہاں پر دو چیزیں ہیں، دنیا میں محبت نفس کے ذریعے ہو گی لہذا نفس کو پاک کر لو جب نفس پاک ہو گیا تو وہ محبتیں ختم ہو جائیں گی، اور اگر اللہ سے محبت کرنی ہے تو قلب کو پاک کر لو تو اللہ سے محبت ہو جائے گی۔

سرکار گوہر شاہی نے فرمایا ''جو بھی دل میں آ جائے اُس سے محبت ہو جائے گی'' کیا کسی انسان کو دل میں لا سکتے ہیں؟ دیکھ تو لیں دل کی حقیقت کیا ہے، دل مقامِ محبت ہے، دل کے بارے میں کہا گیا ہے: قلب مومن بیت الرب، قلب مومن عرش اللہ، یعنی یہ اللہ کا گھر ہے یہاں صرف اللہ ہی کو لایا جا سکتا ہے کسی اور کو لایا نہیں جا سکتا، معلوم یہ ہوا، محبت صرف اللہ کے لیے ہے کسی اور سے محبت ہو ہی نہیں سکتی، باقی لوگوں سے جو محبت ہے وہ نفس کی وجہ سے ہے، حقیقی محبت نہیں ہے۔

بر کیا ہے؟

ہر دور میں حضور ﷺ کا باطنی محکمہ ہوتا ہے، جن میں ڈیڑھ سو ابرار ہوتے ہیں یہ اولیاء اللہ کی جماعت ہے، ابرار سے ہی بر نکلا ہے، جو مقام بر پار فائز ہو جائیں ان کو ابرار کہتے ہیں۔ بر ہے

لن تنالو بر حتیٰ تنفقو مما تحبون

یہ ایسے ہی نہیں ملے گی یہ ان کو ملے گی جنھوں نے اپنی محبوب ترین چیز رب کے لیے قربان کر دی۔

انسان کی محبوب ترین چیز کیا ہے؟

ہم کہتے ہیں ہم کو اولاد سے ماں باپ سے، بیوی سے، شوہر سے، پیسہ سے بڑی محبت ہے یہ بس کہنے کی بات ہے، دیکھا ہے لوگوں کو اولاد سے بہت محبت ہوتی ہے لیکن جب وہ ہی بچہ رات کو رویا تو اٹھا کر بیڈ پر پھینک دیا، اب بات کرتے ہیں پیسہ کی کسی سے پوچھیں بچہ زیادہ عزیز ہے یا پیسہ پیارا ہے تو کہیں گے اولاد اولاد ہے، بیمار ہو گی اتو ہم اپنا پیسہ لگا دیں گے تا لہ وہ ٹھیک ہو جائے بچہ بیمار ہو گیا تو خوب پیسہ لگایا جب پیسہ ختم ہو گیا اور بچہ ٹھیک نہیں ہوا تو دل میں شکوہ آ گیا سوچا یار سارا پیسہ ضائع ہو گیا، کسی کو بیوی پیاری ہے لیکن جب وہ ہی بیوی بدزبانی کرتی ہے تو اُس سے بدظن ہو جاتے ہیں۔ لیکن سلام ہے ان کے حوصلے پر، جو ہر ظلم کو برداشت کرتے ہیں، لیکن یہ ہمت کہاں سے آتی ہے؟ یہ ہمت ان کو ملتی ہے جن کے نفس کی گردن کٹ چکی ہو، جب ذلت و رسوائی کا کوئی فرق نہ پڑتا ہو، جب محبوب ترین چیز قربان کر دی تو، سب چیزیں یکساں ہو جاتی ہیں۔ بیوی، اولاد، پیسہ اس میں شک نہیں یہ سب پیاری ہیں لیکن ان سب پیاروں کو موں ہے آپ کا لطیفہ نفس۔

مقام بر کیا ہے؟

مقام بر ان کو ملتا ہے جنہوں نے اپنے نفس کو پاک کیا پھر اس کی گردن دبا دی، اور یہ کیسے ہو گا؟

روزہ رکھنے سے ہلکا ہلکا نفس پاک ہوتا ہے، جیسے نہانے کے لیے صرف پانی سے تو پاک نہیں ہو جاتے، پانی کے ساتھ صابن بھی لگاتے ہیں، اسی طرح نفس کو بھوکا رکھتے ہیں اور صابن کیا ہے، صابن نور ہے۔ نفس پاک کرنے کے لیے دو عوامل درپیش آتے ہیں، ایک: مرشد کامل کے ذریعے ہو نفس پاک ہوتا ہے۔ دوسرا ملامت کے ذریعے۔

نفس کی پاکی کا پہلا مرحلہ:

نفس کی غذا نار ہے، سب سے پہلے نفس کی غذا نار کو بند کرتے ہیں، جیسے ہیروئن کے عادی کا جب علاج کیا جاتا ہے تو سب سے پہلے اس کی ڈرگ بند کی جاتی ہے اُس کے بعد اُس کا علاج کرتے ہیں۔ اِسی طریقے سے جب نفس پاک کیا جاتا ہے تو سب سے پہلے اُس کی غذا بند کرتے ہیں تا کہ نفس کو نار نہ ملے۔ آپ کو تو یہ طریقہ معلوم ہی نہیں کے نفس کو نار سے کیسے دور رکھا جائے، کھانا کھایا نار، سانس لیا تو نار آ رہی ہے تو پھر نار کا یہ دروازہ کیسے بند ہو گا؟ شیخ الاسلام بتادیں اُن کی کون سی کتاب میں یہ لکھا ہے، تم مولوی بنے رہو مولوی نے تو دین کو بگارا، طاہر القادری نے تو تصوف کو بھی بگاڑ دیا، مولوی تو بدنام تھے، تم نے صوفیوں کو بھی بدنام کر دیا، لعنت ہے تمہارے صوفی ازم پر۔

تمہارے پاس تو کوئی راستہ نہیں جس سے نفس تک نار نہ جائے، مرشد یہ کام کر سکتا ہے، وہ اپنی نگاہ نور سے نفس کے اطراف نور کی ایک دیوار ایک حصار بنا دے گا، کھانا تو تم کھاؤ گے لیکن اس کی نار اُس حصار کو کراس نہیں کر پائے گی۔ نور کے حصار کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسے بیمار کا منہ بند کر دیں اور طاقت کی ڈرپ لگا دیں۔ اُدھر نفس پر نور کا حصار لگ گیا اور ادھر جب نفس کو نار کی بھوک لگی۔۔ یہ جو خواہش ہے، آج قورمہ کھائیں، آج نہاری، آج بریانی، پیٹ کو بھرنا ہے تو کچھ بھی کھالیں، سنتے ہیں ولیوں نے باسی روٹی کو پانی میں بھگو کے کھایا، لوگ حیرت کرتے ہیں کے یہ کیسے ہو سکتا ہے، کیوں نہیں ہو سکتا، پیٹ ہی تو بھرنا ہے اُس کے لیے یہ کافی ہے۔

لوگ کہتے ہیں نہیں یار اِس میں کیا مزا، معلوم ہوا کھانا زندہ رہنے کے لیے نہیں کھاتے بلکہ مزے کے لیے کھاتے ہیں اور یہ مزا نفس کی غذا ہے اُس کو نار چاہیئے، جب مرشد کی نگاہوں سے نور کا حصار نفس کے اطراف ہو گا اور وہ کہے گا بھوک بھوک تو مرشد کہے گا ہمارے پاس تمہاری مرغوب غذا نار نہیں ہے نور کی خوراک ہے، کھانا ہے تو لے لو، کچھ نفس بڑے ہی ضدی ہوتے ہیں وہ نور کی غذا نہیں لیتے مر جاتے ہیں، امام مہدی سیدنا گوہر شاہی فرماتے ہیں چلو مر گیا جان ہی چھوٹ گئی لیکن کچھ نفس بحالت مجبوری زندہ رہنے کے لیے نور کی غذا لے لیتے ہیں، ایک دو دن تو مرشد نور کا نوالہ نفس کو دے دیتا ہے لیکن بھوک تو روز لگتی ہے تو مرشد کہتا ہے یہ تو روز کا کام ہے، تم کلمہ پڑھ لو، اُس سے نور بنے گا جو تمہاری غذا بن جائے گا۔ تو صرف اپنا پیٹ بھرنے کے لیے نفس کلمہ پڑھنے لگتا ہے، نفس کلمہ پڑھتا رہتا ہے نور بنتا رہتا ہے، اِسی اثناء میں نور کی زیادتی ہوتی ہے اور امارہ سے نفس لوامہ بن جاتا ہے، اور جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس گناہ پر بندے کو ملامت ہوتی ہے۔

ملامت کا راز سمجھ لیں تا کہ حقیقت سمجھ آجائے:

جب نفس کے گرد نور کا حصار بن جاتا ہے اور بندہ گناہ کرتا ہے تو گناہ کی نار اندر نہیں آئے گی، نفس کو تکلیف ہو گی میرے اندر تو کچھ آ بھی نہیں رہا، تو نفس کہتا ہے کیوں کر رہے ہو گناہ، یہ اصل ملامت ہے۔ حصار نہیں اور گناہ کیا اور لوگوں نے برا بھلا کہا تو وہ ملامت نہیں ہے، کچھ لوگوں کو یہ خیال آتا ہے کے فلاں کام مجھے نہیں کرنا چاہیئے تھا کیونکہ لوگ برا بھلا کہہ رہے ہیں یہ تو نفس کی اکڑ ہے، لیکن نور کے حصار سے گناہ کی نار جب نفس میں نہیں گئی تو نفس کو تکلیف ہو گی کے ہمیں تو کچھ مل ہی نہیں رہا، تو کیوں کر رہے ہو گناہ، بلاوجہ لوگوں میں بات بھی پھیل گئی مجھے کچھ مل بھی نہیں رہا کیا فائدہ ایسے گناہ کرنے کا، یہ ہی دراصل ملامت ہے۔ اور اگر نور کا حصار نہیں ہے اور کوئی گناہ کیا اور نفس نے کہا کے یہ تو نے اچھا نہیں کیا تو اس میں نفس کی کوئی غرض ہے کے اگر فلاں نے دیکھ لیا تو کیا ہو گا!!! اگر گناہ کرتے ہوئے کوئی نہ دیکھے تو نفس کبھی بھی ایسی ملامت نہیں کرتا۔

حضور کے گستاخوں کو دیکھا وہ بھی کہتے ہیں کے یار فلاں کام کر کے نفس کو بڑا برا لگتا ہے، سوچنے لگے کے اہل حدیث کو وہابی کو ملامت کیسے ہوئی، ملامت تو نفس لوامہ والے کو ہوتی ہے، یہ نفس کی اکڑ تھی کے چار آدمیوں نے گناہ کرتے دیکھا تو لعن طعن ملے گی، پارسائی کا بھانڈا پھوٹ جائے گا یہ خوف تھا ملامت نہیں تھی۔ اور اصل ملامت یہ ہے کے تنہائی میں بھی اگر گناہ کیا اور اندر سے ملامت ہوئی، نفس کو برا لگا تو یہ نفس لوامہ ہے۔ نفس سدھرتا نہیں ہے، سدھرتا اس وقت ہے جب نفس سے ساری نار نکل جاتی ہے، نور کا حصار لگا ہو تو اس کے ساتھ ساتھ گناہوں سے پرہیز بھی کرنا ہے، گناہوں سے پرہیز اِس لیے کرنا ہے تا کہ مرشد بد گمان نہ ہو کیونکہ وہ نور دے رہا ہے نفس پاک کر رہا ہے اور یہ گناہوں میں لگا ہے، نار نار بھر بھر کے لا رہا ہے اگر یہ نفس کو پاک کرنے میں مخلص ہے تو نار پیدا کرنے والے کام کیوں کر رہا ہے۔ کبھی کبھی گناہ ہو جائے تو مرشد در گذر کر دیتا ہے کے اِس کی فطرت میں گناہ تھا، لیکن یہ پرہیز بھی کر رہا تھا کیونکہ اِس کو ہمارا پاس بھی ہے، لیکن اگر مرشد کا بالکل ہی پاس نہ ہو، کبھی گناہوں سے دور ہونے کی کوشش ہی نہ کرے گناہ کرتا ہی چلا جائے تو مرشد بد گمان ہو جائے گا کے یہ نفس کو پاک کرنے میں مخلص نہیں ہے، گناہوں سے نار بنتی ہے اور نفس کی غذا نار ہے، جب تک مرشد نے حصار رکھا ہوا ہے نار اندر نہیں جائے گی، لیکن مرشد کو بد گمان کر دیا تو حصار ٹوٹ جائے گا اور نار اندر جائے گی اور تمہارا نفس پھر کتا بن جائے گا۔

جب تک نفس کلمہ پڑھتا رہتا ہے نفس کی حالت بھی بدلتی رہتی ہے، لوامہ سے الہامہ بن جاتا ہے، الہامہ کی مرشد کی طرف سے رہبری بھی ہوتی ہے مومن کا نفس الہامہ تک ہی رہتا ہے آگے نہیں جاتا، نفسِ مطمئنہ کا مقام صرف ولیوں کے لیے ہے۔ کیونکہ نفس مطمئنہ تجلی سے ہوتا ہے، قلب تجلی کی زد میں آ کر شہید ہو جاتا ہے اور نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے، غلامی اختیار کرنے والوں کا الگ معاملہ ہے۔ جب تک جسم میں جسے ہوں جان رہے گی، جو بھی شریعت میں جائز چیزیں ہیں ان کو استعمال کرنے کی خواہش رہے گی، جو لوگ چاہتے ہیں وہ غلامی میں چلے جائیں تو مرشد غلامی والوں کے نفس کے جسے ان کے جسم سے نکال لیتا ہے، جب نفس کے جسے جسم سے نکل گئے تو نہ نہانے کو جی چاہے گا، نہ اچھے اچھے کپڑے پہننے کا نہ عطر لگانے کو،، دنیا کی کسی چیز میں دلچسپی نہیں رہے گی، کیونکہ نفس کی وجہ سے دنیا میں دل لگتا ہے، جب نفس نکل جائے تو خواہشات بھی نکل جاتی ہیں نہ صرف ناجائز خواہشات بلکہ جائز خواہشات بھی نکل جاتی ہیں۔

غلامی میں جانا کیا ہوتا ہے؟

مرشد اُس کے نفس کے جسوں کو نکال کر اپنے کسی کام میں لگا دیتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے نفس کے جسوں کو موئکلات کی ٹیم کا انچارج بنا دیا، جب کسی کے اندر سے جنات وغیرہ نکالنا ہوا تو غلام کے لطیفہ نفس کو کہا جا کر فلاں کا جن نکال کر آؤ، کیونکہ لطیفہ نفس جنات کا ہم جنس ہی تو ہے قوم جنات میں سے ہے۔

جب یہ مقام حاصل ہو گیا کے نفس پاک ہو گیا اور نفس کو طلاق دے دی اب وہ نفس تیرا نہیں رہا تو نے مرشد کو دے دیا، یہ ہے محبوب ترین چیز کو قربان کرنا۔ جب نفس قربان ہو گیا تو اب رب کی محبت کے دروازے کھل گئے اب تو رب سے محبت کرے گا، جب دنیا میں دل لگانے والی چیز ہی اندر نہ رہی تو دنیا میں دل کیسے لگے گا؟ اب صراط مستقیم کی طرح تُو خالصتاً صرف رب کا ہی ہو گیا۔ اتباع رسول کی یہ ہی کنجی ہے، نفس کو پاک کیے بنا نہ تو اللہ کی محبت حاصل ہو گی نہ حضور کی اور نہ ہی کوئی نور اندر ٹھہرے گا۔ سرکار نے تو فرمایا

"جب تک تیرا نفس امارہ ہے کوئی پاکیزہ کلام یا نور تیرے اندر ٹھہر نہیں سکتا"

اور اگر نور کی ہلکی سی کرن بھی ٹھہر گئی تو وہ ہی شفاعت کے لیے کافی ہے اور ایسا تب ہو گا جب نفس امارگی سے نکلے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا

جب تک تیرے اندر رائی برابر تکبر ہے جنت کے قابل نہیں تو جب تک نفس امارہ ہے تو کیا محمد ﷺ کی محبت کے قابل ہے؟؟

حضور کی محبت کے لیے اندر سے اپنے آپ کو پاک صاف کرنا ہو گا۔ جب بھی بارہ ربیع الاول آتا ہے تو اہل سنت والجماعت عید میلاد النبی مناتے ہیں، لیکن عید میلاد النبی ہی کو کچھ اسلامی فرقہ یوم وفات مناتے ہیں، لیکن یہ بات خوشی کی ہے، عید میلاد النبی منانے کو آج کے دور کے اِسلام نے یوم متنازعہ بنا دیا ہے، اہل حدیث، وہابی، دارالعلوم دیوبند، مجلس ختم نبوت کے لوگ، جماعت اِسلامی کے لوگ، جمعیت علمائے اِسلام کے لوگ، طالبان، یعنی وہ لوگ جو آپ کی حیات اور نورانیت کے قائل نہیں ہیں وہ لوگ اس روز کی خوشی نہیں مناتے۔

کسی مولوی کا اچھا شعر ہے

نثار تیری چہل پہل پر ہزار عیدیں ربیع الاول

سوائے ابلیس کے سارے جہاں میں خوشیاں تیری منا رہے ہیں

لیکن ابلیس نے بھی خوشیاں منائیں تھیں!

وما ارسلناك الا رحمت العالمين کی آیت جب نازل ہوئی تو سب سے پہلے اس آیت کی مبار کباد دینے ابلیس آیا کہ یا رسول اللہ سارے جہاں پر رحمت ہو رہی ہے میرے اوپر بھی ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا چاہیئے! ابلیس نے کہا جب جب بھی آپ کی اُمت لاحول ولا قوۃ پڑھتی ہے تو فرشتے مجھے دو تھپڑ لگاتے ہیں تو آپ ان کو کہیں ایسا نہ کریں تو آپ کا بڑا کرم ہو گا، آپ ﷺ نے فرشتوں کو حکم دیا نہ مارا کریں۔ آدم صفی اللہ پہلے اور امام مہدی آخری خلیفہ ہیں۔ آدم صفی اللہ کے پیدا ہونے سے یہ سارا لڑائی جھگڑا شروع ہوا، سنا پڑھا اور دیکھا ہے کے جب امام مہدی علیہ السلام اِس دنیا میں تشریف لائیں گے، تو دنیا کو سمیٹا جائے گا اب آخری خلیفہ آ گیا ہے اور وہ بھی اپنی دکان سمیٹ رہا ہے۔ ابلیس کو جو راندہ درگاہ کیا تھا وہ جب امام مہدی کے قدموں کا بوسہ لے گا اور ملامت کا طوق اس کے گردن سے ٹوٹ جائے گا، وہ آخری خلیفہ امام مہدی تشریف لا چکے ہیں اور اس وقت عالم غیبت میں گوشہ نشین میں ہیں، لوگوں میں آپ کی تعلیم، اللہ کا دین، نشانیاں اور امام مہدی کی شناخت بتائی اور پہنچائی جا رہی ہے۔

آج کے اسلام میں جن مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ عید میلاد النبی منانا اچھا نہیں سمجھتی بہت سے لوگ تو نبی کے نام لینے کو بھی بدعت کہتے ہیں، ولیوں کو ماننے اہل تصوف پر ایمان رکھنے والوں جن کو اہل تصوف کہا نہیں جا سکتا ان کی تعداد بہت کم ہے، پاکستان انڈیا، بنگلہ دیش میں ہی اس طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب تصوف پر عمل کیا جاتا تھا، مصر میں امام بوصیریؒ، امام غزالیؒ، ایران، عراق، شام، ترکی، افغانستان، آذر بائیجان، پاکستان، اِس خطے میں بکثرت ولی آئے ایک عرصہ تک ولیوں کی آمد خطہ عرب میں رہی۔ جنید بغدادی، ابوالحسن خرقانی، خطہ عرب سے تھے، غوث پاک کا تعلق تو ایران سے تھا لیکن وہ ایران سے ہجرت کر کے بغداد آ گئے۔

لال شہباز آذر بائیجان سے تھے، داتا گنج بخش افغانستان سے آئے تھے، کہاں کہاں سے آ کر لوگ بسے، ابو ایوب انصاری مدینے سے تھے کونیہ چلے گئے۔ ابو ذر غفاری استنبول چلے گئے۔ مولانا روم اور ان کے مرشد ہیں، جن ممالک کے ہم نے نام لیے یہ پورا کا پورا ایک خطہ ہے جہاں صوفیاء کرام آتے رہے۔ اِس کے علاوہ مورو کو، مراکش، تیونس مصر میں بھی صوفیاء کرام آئے ہیں۔ سرزمین حجاز پر سلطنت عثمانیہ انیس سو کیس میں ختم ہوئی۔ سعود خاندان آل سعود نے برطانیہ کی مدد سے سلطنت عثمانہ کو شکست دی، انیس سو کیس سے پہلے کعبہ شریف میں عید میلاد النبی پر چراغاں کیا جاتا تھا، مدینہ میں چراغاں ہوتا۔ ویسے تو مسلمانوں کی تین سلطنتیں ہوئیں ہیں۔

سلطنت عثمانیہ، سلطنت عباسیہ:

ہارون رشید کی سلطنت عباسیہ جو کے بغداد میں تھی، سلطنت عثمانیہ۔ میں اسپین آتا ہے اسپین کا نام سب سے پہلے اندلس تھا پھر بگڑ کر عثمانیہ، ہسپانیہ اور اب اسپین ہو گیا ہے۔ یہاں پہلے سخت شریعتی لوگ رہتے تھے ان میں ایک آدمی ابن عربی نکلا جس نے منطق کے ذریعے صوفی ازم کو پیش کیا، وہ ولی نہیں تھا لیکن لوگ اُس کو ولی سمجھتے ہیں۔

تقریباً ڈیڑھ سو سال پہلے تمام اقوام عالم میں جہاں جہاں مسلمان ہیں، عید میلاد النبی بڑے تزک و شان سے منایا جاتا۔ لیکن جوں جوں وقت گذرا اور جب آل سعود کی حکومت قائم ہوئی تو انہوں نے اپنے ورجن کا اسلام قائم کیا، اُس خطے میں ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا جس کا نام تھا محمد بن عبد الوہاب، اس نے تو دعوی کیا وہ مجدد ہے اس نے جو اسلام میں تجدید کی وہ یہ تھی جس کو علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں بیان کیا ہے

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں کبھی، روحِ محمد اِس کے بدن سے نکال دو
فکرِ عرب کو دے کے فرنگی تخلیات، اِسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

گوروں نے بڑی تحقیق کر کے پتا لگایا کے اسلام کی روح محمد کی ذات ہے، قرآن نماز کو رہنے دو، محمد کی محبت ان کے دل سے نکال دو اسلام خود ہی ختم ہو جائے گا، عالم کفر کی سب سے بڑی سازش عالم اسلام کے خلاف آل سعود کے ذریعے اس دنیا میں آئی، آل سعود نے محمد بن عبد الوہاب کے خیالات اُس سر زمین پر لا گو کر دیئے۔ اگر کوئی اور ملک ہوتا تو اِن خیالات کو اتنا فروغ نہ ہوتا، لیکن جب ایک صدی سے لوگ یہ دیکھتے آ رہے ہیں کے جس سر زمین پر مکہ اور مدینہ ہے وہاں یہ عقائد ہیں تو عام انسان مسلمان کو یہ ہی گمان ملتا ہے کے یہ ہی عقیدہ ٹھیک ہے۔ کچھ لوگ تو یہ بھی کہتے ہیں کے اگر یہ گستاخِ رسول ہوتے تو اللہ تعالیٰ اِن کو مکہ اور مدینہ کی خدمت کا موقع کیوں دیتا۔
حقیقت یہ ہی ہے کے اسلام کے خلاف جو سب سے بڑی سازش چودھویں صدی میں ہوئی وہ یہ ہی ہے، جس نے اسلام کو اپاہج کر دیا، اب ایسے اسلام کا فائدہ بھی نظر نہیں آ رہا، ساری دنیا میں مسلمانوں کی تعداد دوسرے نمبر پر ہے جب چودہ سو سال پہلے اسلام آیا تو تعداد کم تھے لیکن ہیبت سب پر تھی لیکن اسلام اب مذہبی طور پر فرقوں میں اور سیاسی طور پر ملکوں میں بٹ گیا ہے اور بنگلہ دیش کا مسلمان بنگلہ دیش کا وفادار ہے، جس خطہ پر رہتے ہو اس کی محبت اسلام پر غالب آ گئی،
علامہ اقبال نے تو یہ فلسفہ سمجھایا تھا

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے سمندر سے لے کر تابخاک کاشغر

مصر سے لے کر روس تک جتنے بھی مسلمان ہیں وہ متحد ہو کر حرم یعنی اسلام کو نقصان نہیں ہونے دیں گے، لیکن آج اگر ملا کو انگلینڈ امریکہ، کینیڈا میں نماز پڑھنے کی مسجد بنانے کی اجازت ہے تو وہ سمجھتا ہے اسلام آزاد ہے، اسلام نمازوں میں مسجدوں میں نہیں ہے، اسلام محمد ﷺ کی محبت میں بند ہے، انہوں نے جو وار کرنا تھا کر دیا، تمہارے دلوں میں وسوسے ڈال دیے کے کیا حضور ﷺ سے محبت کرنا جائز ہے یا ناجائز، کیا محمد ﷺ کا ذکر کرنا جائز ہے یا ناجائز، کیا درود پڑھنا جائز ہے یا ناجائز!! حضور ﷺ کی خوشی منانا جائز ہے یا ناجائز، حضور ﷺ کو نور کہنا جائز ہے یا ناجائز۔ اور آپ لوگ ان ہی چکروں میں پڑ گئے لہذا اب اسلام کی صرف صورت رہ گئی ہے سیرت چلی گئی ہے، جب جسم مر جاتا ہے تو جسم ویسے ہی رہ جاتا ہے اور روح نکل جاتی ہے روح کے نکلنے سے حرکت بند ہو جاتی ہے، اسی طرح اب اسلام سے سیرت نکلنے جانے سے صرف اسلام کی صورت رہ گئی ہے۔
حضور ﷺ نے فرمایا

لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ۔۔۔لا یبقیٰ من الاقرآن الا رسمہ۔۔۔ اِسلام میں کچھ باقی نہیں رہے گا سوائے اُس کے نام کے، اور قرآن میں کچھ باقی نہیں رہے گا سوائے رسم تلاوت کے۔ دیکھ لیجئے آپ اسی زمانے میں رہ رہے ہیں، آج قرآن قسمیں اور حلف کے لیئے استعمال ہوتا ہے۔ یعنی قرآن کا استعمال ایسا ہوا ہے جیسے بندوق کنپٹی پر رکھ کر کچھ بھی کہلوا لو، اسی طرح قرآن کا حلف اٹھوا کر کچھ بھی کہلوا لو۔ شیخ الاسلام کے موجودہ عمل کو ہم زبردستی کا عمل کہیں گے، لا اکرہ فی الدین، دین میں زبردستی نہیں ہے۔
عید میلاد النبی کی خوشیاں منانے والوں کی بڑی تعداد بنگلہ دیش، انڈیا، پاکستان میں ہے یا ان ممالک میں جہاں یہ لوگ گئے ہوئے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کے عید میلاد النبی کی خوشی کیوں مناتے ہیں، جب آپ اپنے بچے کی یا اپنی سالگرہ مناتے ہیں تو خوشی ہوتی ہے، سالگرہ منانا تو خوشی کی بات ہے۔ لیکن اگر اس تقریب میں وہ بھی آ جائیں جنہوں نے بچہ کی بیماری کی حالت میں کوئی مدد نہیں کی نہ بچہ کو سارا سال دیکھا لیکن سالگرہ منانے آ گئے تو حیرانی ہو گی کے جو غم میں شریک نہیں تھے وہ خوشی میں کیسے شریک ہو سکتے ہیں، خیال آئے گا ان کو خوشی کیسے ہو سکتی ہے۔
عید میلاد النبی خوشی منانے کا دن تو ہے لیکن کیا آپ کو حضور ﷺ کی ذات کی کوئی پرواہ ہے کیا آپ کو حضور ﷺ سے محبت ہے، کیا کبھی اس بات کی پرواہ کی کہ ایسا علم حاصل کر لیں جو ان کی ذات تک پہنچا دے، یا ان کا دیدار ہو جائے کبھی یہ سوچا کے وہ دل میں بس جائیں ہمارا دل مدینہ بن جائے، ہمارے سینوں پر ہماری آنکھوں میں اسم محمد نقش ہو جائے۔ جو دین محمد رسول اللہ لائے تھے وہ ہمارے ظاہر و باطن میں سما جائے، ہم پکے سچے مومن اور حضور ﷺ کے غلام بن جائیں، ان تمام باتوں کی تو پرواہ نہیں اُن کے دین کے بہتر تہتر ٹکڑے کر دیئے ایک دوسرے کو کافر و منافق کہتے ہیں، حضور ﷺ کی ذات سے کچھ لینا دینا نہیں نا ہی ان کی ناموس کا کوئی پاس ہے۔ ایک شخص کھڑا ہو کر قرآن پر حلف لے لیتا ہے لوگوں کو اپنے سیاسی مقاصد کے لیے پابند کر دیتا ہے اور یہ دھمکی بھی دیتا ہے کے اگر حلف توڑا تو حضور ﷺ شفاعت سے محروم ہو جاؤ گے، یہ کتنی خطرناک بات ہے لوگوں نے تو حضور کی شفاعت کو بھی نہیں چھوڑا اِس کو بھی نشانہ ملامت بنا دیا ہے۔
کیا حضور ﷺ کے دنیا میں آنے کی خوشی صرف ایک دن بارہ ربیع الاول کے لیے ہی تھی؟ کیا صرف بارہ ربیع الاول کو ہی خوش ہوں باقی دن خوش نہ ہوں؟ اور وہ خوشی ہے کیا جسے منا رہے ہیں کیسے منا رہے ہیں، کیا لائیٹیں جلا کر خوشی مناتے ہیں؟ اس طرح تو فائیو سٹار ہوٹل کے درختوں پر سارا سال لائیٹیں لگی ہوتی ہیں، لائیٹیں لگانا خوشی نہیں ہے، بے دلی سے نعتیں پڑھنا خوشی نہیں ہے، جب حضور ﷺ سے تعلق ہی نہیں ہو گا تو خوشی کیسے ہو گی؟ آج کے مسلمان کو فکر ہی نہیں کے حضور ﷺ سے تعلق جڑے، کلمہ پڑھنے کے بعد سمجھ لیا کے اب اُس کا حضور ﷺ سے تعلق جڑ گیا!!

مہدی فاؤنڈیشن عالم غیب ریاض الجنۃ کی باتیں کرتی ہے، لوگوں کا خیال ہے کہ یہ اللہ اور حضور ﷺ کے گستاخ ہیں۔ ایسا نہیں ہے، اسلام میں ہر فرقہ کا دوسرے فرقہ کو بدعتی کافر منافق فاسق ہی سمجھتا ہے۔ زبان سے تو آپ اللہ کا ذکر بھی کرتے ہو، نماز بھی پڑھتے ہو، تو یہ اللہ کا ذکر کر کے بھی کوئی فائدہ اپنی زندگیوں میں نظر نہیں آرہا تو ظاہری طور پر عید میلادالنبی ﷺ کی خوشیاں منا کر آپ کو کیا ملے گا؟ حدیث میں لکھا ہے

جو اللہ کا ذکر کرتا ہے زندہ اور جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔

اس دنیا میں اربوں لوگ ایسے ہیں جو اللہ کا ذکر نہیں کرتے لیکن وہ گھروں میں رہتے ہیں کھاتے پیتے ہیں، قبرستان میں تو نہیں ہیں۔ تو ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے سے کیا مراد ہے؟ معلوم یہ ہوا وہ زندہ اور مردہ ہونا کچھ اور ہے ظاہری زندگی کی طرف اشارہ نہیں ہے، اُس ذکر سے کوئی اور ہی زندگی ملتی ہے، وہ باطنی زندگی کی طرف اشارہ ہے کہ جس کا باطن ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہے، جس کا باطن ذکر نہیں کرتا اُس کا باطن مردہ ہے۔ ظاہری زبان سے تو سب ہی اللہ کا ذکر کر رہے ہیں ہندو بھی اللہ کا ذکر کر رہے ہیں، عیسائی اور یہودی بھی کرتے ہیں، جس کی زبان میں جو بھی اللہ کا نام ہے وہ اس کا ذکر کرتے ہیں۔ قرآن نے کہا جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ حیوان ہے۔ نہیں حیوان سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

یہاں حیوانی ساخت کے لیے حیوان کا لفظ استعمال نہیں کیا، بلکہ جس طرح حیوان کو ہدایت نہیں مل سکتی، کیونکہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے لا فرق الحیوان والانسان الا بلطائف انسان میں لطائف ہوتے ہیں، حیوان میں لطائف نہیں ہوتے۔ قرآن میں ہے

ومن یومن باللہ یھدی قلبہ

جو اللہ پر ایمان لائے، اللہ ان کے قلب کو ہدایت دیتا ہے، حیوان میں تو لطائف نہیں ہوتے کہ جس کو ہدایت دی جاسکے، اللہ نے کہا جو ذکر نہیں کرتے وہ حیوانوں کی طرح ہیں، اِس کا کیا مطلب ہے؟ تُو انسان ہے، لیکن تُو اپنے باطن سے اللہ کا ذکر نہیں کر رہا، اُن روحوں کو تو اللہ کا ذکر کرنے کی خاطر تیرے جسم میں رکھا گیا، جب تُو اُن کو استعمال نہیں کر رہا تو حیوان میں اور تجھ میں کیا فرق ہے۔ تو اللہ نے کہا جو انسان اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ حیوان ہے اگر جانور سے ہی تشبیہ دی جارہی ہوتی، اور آگے جو لکھا ہے تو اس سے بھی زیادہ گھٹیا انسان کی بات لکھی ہوتی، وہ حیوان سے بھی بدتر، یہ بات حیوانی ساخت کے لیے نہیں کہی، کیونکہ حیوان کو وہ روحیں نہیں ملیں جو انسان کو ملی ہیں، اور تیرے وجود میں یہ روحیں ہوں اور اس کے باوجود استعمال نہ ہوں تو پھر تجھ میں اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔

حیوان سے زیادہ گمراہ انسان کون ہے؟

ایک جگہ ایسی بھی آتی ہے کہ وہ حیوان جس میں ہدایت کے لئے کوئی روح نہیں رکھی گئی وہ جا کر اصحاب کہف کی صحبت میں بیٹھ جاتا ہے، اور یہ انسان جس میں لطائف تھے لیکن مر گئے یہ انسان حیوان سے بھی زیادہ گمراہ ہو گیا اُس کتے کو تو اُن ولیوں کی ظاہری صحبت مل گئی، لیکن یہ اُن ولیوں کی ظاہری صحبت کے قابل بھی نہیں، یہ ولیوں کے پاس نہیں جاتا بلکہ ولیوں سے دشمنی کر لیتا ہے، اصحاب کہف کے کتے میں لطائف نہیں تھے ہدایت کے قابل بھی نہیں تھا، ذکر بھی نہیں چل سکتا تھا لیکن اُس حیوان کے لیے بھی ایک راستہ نکل آیا، رب کے دوستوں کے پاس بیٹھ گیا اور رحمت کی زد میں آ گیا لیکن یہ انسان جن کے اندر یہ لطیفے ہیں اور روحیں ہیں نہ صرف یہ کہ انہوں نے اپنے اِن لطیفوں کو ذکر فکر میں نہیں لگایا منور نہیں کیا بلکہ ان لطیفوں کو منور کرنے والی ہستیوں کے خلاف ہو گئے اور اُن کی صحبت سے بھی محروم ہو گئے۔ اگر اُن کی صحبتِ ظاہر میں ہی بیٹھ جاتے تو شاید رحمت کی نظر میں آجاتے۔ لیکن یہ اس سے بھی محروم ہو گئے تو حیوان سے بھی بدتر ہو گئے۔

یہ جو تم زبان سے یا رسول اللہ کی صدائیں لگا رہے ہو جب یا اللہ کی صدائیں اُوپر نہیں پہنچتی تو یا رسول اللہ کی کیسے پہنچے گی؟

لطیفہ اخفیٰ کا تصور کیا ہے؟

عید میلادالنبی کی خوشی کیا حضور پاک تک جارہی ہے، اگر یہ خوشی جارہی ہے تو کیا آپ کی نمازیں جارہی ہیں؟ نماز کے لیے قرآن کہتا ہے

ان الصلوۃ تنھا عن الفحشاء والمنکر نماز برائیوں اور بے حیائیوں سے روکتی ہے۔ تم بیس پچیس سال سے نمازیں پڑھ رہے ہو لیکن گناہوں سے فحاشی سے دور نہیں ہوئے، برائیوں سے دور ہی نہیں ہوئے، اس کا مطلب ہے جو نماز تم پڑھ رہے ہو وہ تم کو برائی سے روک ہی نہیں رہی، قرآن مجید تو جھوٹ نہیں کہہ سکتا، اِس کا مطلب ہے جو نماز تم پڑھ رہے ہو وہ صحیح نہیں، ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وضو بھلے صحیح ہو پھر بھی نماز صحیح نہیں ہو سکتی کیونکہ نماز کی ایک خطرناک شرط یہ بھی ہے لا صلوۃ الا بحضور القلب

اب نماز میں قلب کا حاضر ہونے سے کیا مراد ہے؟

جس طرح تیری یہ زبان اللہ اللہ کرتی ہے اُسی طرح یہ دل بھی اللہ اللہ کرتا ہے، اب نماز برائی سے کیسے روکے گی؟ مومن جب نماز میں قرآن کی تلاوت کرے گا، وہ نور اُس کے قلب میں جائے گا، اس کو اس مثال سے سمجھیں، جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو ڈاکٹر دوا کا ٹیکہ لگاتا ہے تو وہ دوا ہمارے خون میں چلی جاتی ہے جس سے ہم کو آرام آجاتا ہے۔

پاکستان میں تو دوائی بھی جعلی ہوتی ہیں، ٹیکے لگتے رہتے ہیں مگر بیماری میں آرام نہیں آتا، اسی طرح کی تمہاری نمازیں بھی ہو گئی ہیں، نمازیں ادا ہو رہی ہیں لیکن برائیوں سے نہیں روک رہیں۔

وہ کون سی نماز ہے جو تجھے برائی اور بے حیائی سے روکے گی؟

بڑا آسان طریقہ ہے، وہ کون سا ٹیکہ ہے جو تجھے بخار سے نجات دلائے گا، ایسا ٹیکہ جس میں بخار کو ختم کرنے کی دوا ہو گی، ٹیکہ میں شفاء نہیں ہے بلکہ اس ٹیکہ کے اندر جو دوائی ہے اس میں شفاء ہے، ٹیکہ تو اس دوائی کو جسم کے اندر پہنچانے کا ذریعہ ہے، اسی طرح برائیوں سے یہ نماز کی اٹھک بیٹھک نہیں روکتی، بلکہ نماز کے ذریعے جو نور بنتا ہے وہ نور برائیوں سے روکتا

ہے، تمہارے ٹیکوں میں اصلی دوائی ختم ہو گئی تو لوگ بیمار ہو کر مر رہے ہیں، تمہاری نمازوں کے اندر نور ختم ہو گیا تو لوگ نمازی ہو کر بھی زانی اور شرابی ہیں۔ اب جب تمہاری نمازیں ہی اُوپر نہیں پہنچتیں تو تمہاری خوشیاں کیا پہنچتی ہوں گی؟؟

آج اسی امر کی ضرورت ہے کہ ہم حضور ﷺ سے اپنا رشتہ جوڑ لیں، ہمارے اندر جو روحیں ہیں اُن روحوں میں حضور کا نور داخل ہونا چاہیئے، ہماری روحوں کو حضور ﷺ کی شناخت پتا ہونی چاہیئے۔ علامہ اقبال نے کہا

بمصطفیٰ برساں خیشت را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بعونہ رسیدی تمام بولہبی ایست

مولانا روم نے ایک مرتبہ یہ کہا

ہزار بار بشوئیم دہن بمشک و گلاب

ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

کہ میں اگر ہزار بار اپنے منہ کو مشک و گلاب سے دھوتا رہوں اور اُس کے بعد بھی اگر میری زبان سے آپ کا نام نکل جائے تو یہ کمال کی بے ادبی ہو گی، ظاہر میں تو یہ ایک مثال ہے، اصل میں انسان کا حضور سے تعلق اُس وقت قائم ہوتا ہے جب اُس کا اندر اور باہر پاک ہو جائے، مشک و عنبر سے دھونے سے زبان پاک نہیں ہو گی، اگر یہ زبان ایک مرتبہ بھی نور سے دھل جاتی تو اُس کے لیے بلھے شاہ نے کہا

وضو کر لے شوق شراباں دا۔۔ تیرے اندر باہر پلیتی ہے۔۔۔ اور یہ جو شراب ہے یہ اُن کی نگاہوں سے ملتی ہے۔

بابا فرید ایک بزرگ شیخ بہاالدین کے پاس آئے تو اُن کی لونڈی نے بابا فرید کو وضو کرایا تو بابا فرید اس لونڈی کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگ ایک لوٹا بہادیا پھر دوسرا، پھر تیسرا، بہاالدین نقش بندی بڑے بے چین ہوئے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ بابا فرید لڑکی کو تاڑ رہے ہیں، بابا فرید نے کہا تمہاری لونڈی جب ہم کو وضو کرا رہی تھی تو ہماری نظر اُس کی پیشانی پر پڑی جہاں کافر لکھا تھا، یہ ہمارا وضو کرا رہی تھی پانی ڈال رہی تھی، ہم نور اُس کی پیشانی پر ڈال رہے تھے اور اُس وقت تک نور دالتے رہے جب تک اس کے کفر کو دھو نہیں دیا۔

اندر کا وضو روحوں کو پاک کرنے والا وضو، نور سے ہوتا ہے، لوگ کہتے ہیں اللہ کے ذکر سے پاک ہوتا ہے، لیکن یہ حدیث تو کچھ اور ہی کہہ رہی ہے

اسم اللہ طاھر لا یستقر بمکان الطاھر

ترجمہ: اللہ کا نام طاہر ہے ایسی جگہ استقرار ہی نہیں پکڑتا جو ناپاک ہو

تو کیا ہم اپنا دل دھوبی سے ڈرائی کلین کروائیں۔ آج تک تو یہ ہی سنا تھا کہ اللہ کے اسم سے دل پاک ہوتا ہے، یہ نئی کہانی آ گئی، اسم اللہ طاھر لا یستقر بمکان الطاھر لیکن جب بات کی تہ تک پہنچے تو معلوم ہوا بات تو صحیح ہے کہ اللہ کا نام پاک ہے اور پاکیزہ جگہ ٹھہرتا ہے اور ارواح کے غسل کے لیے اسم اللہ سے تگڑی کوئی چیز چاہیئے۔ بابا فرید نے وہی کام کیا تھا جس کی طرف علامہ اقبال نے اشارہ کیا

نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں۔۔۔ اللہ کے دوستوں اور ولیوں کی نگاہوں میں ایک خاص چیز ہوتی ہے جو ذکر اللہ میں نہیں ہوتی۔

ذکر اللہ۔۔۔ کیا آپ سمجھتے ہیں یہ اللہ کا ذکر ہے؟ نہیں یہ اللہ کے نام کا ذکر ہے۔ کسی کو کہا جائے فلاں کے نام کا ذکر کرو جس کو وہ جانتا ہی نہ ہو تو وہ اس کا نام پکارنے لگ جائے گا، اور دوسرے شخص سے کہو فلاں کا ذکر کرو کیونکہ اس نے اُس کو دیکھا ہو گا تو وہ اُس کی خوبیاں اوصاف بیان کرنے لگ جائے گا کہ اُس کی آنکھیں ایسی ہیں، اُس کا جسم ایسا ہے، اُس کا برتاؤ ایسا ہے جب میں اُس سے ملتا ہوں تو بڑے پیار سے ملتا ہے مجھے گلے لگاتا ہے۔

اللہ اللہ کرنا اللہ کا ذکر کرنا نہیں ہے تمہاری بھول ہے کہ تم اس کو اللہ کا ذکر سمجھتے ہو یہ اللہ کے نام کا ذکر ہے، اللہ کا ذکر تب ہو گا جس نے اللہ کو دیکھا ہو گا اس کی شخصیت کے ظاہری باطنی پہلو دیکھے ہوں گے اُس کی صفات اندر آ جائیں گی، تم ایک مرتبہ اللہ کہو گے تو جسم کے مختلف لطیفوں پر اللہ کی تجلیات کا اظہار ہو گا وہ ذکر اللہ ہو گا۔ اسم اللہ میں اسم اللہ کا نور ہے، اللہ کا اسم تمہاری روحوں کو نہیں دھو سکتا۔ اس کے لیے اُس سے زیادہ طاقت ور نور چاہیے۔ یہ جو مرشد کامل ہوتے ہیں یہ اپنی ساری ارواح کو منور کر کے مقام محمود میں جاتے ہیں، اللہ کا فوٹو نا سے اُن کی آنکھوں میں اور آنکھوں سے دل میں آ جاتا ہے، اُس اللہ کے نقش کو اللہ کا حکم ہوتا ہے کہ اب تو نیچے چلا جا اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے۔ جن آنکھوں نے اللہ کو دیکھ لیا، اللہ کی تصویر آنکھوں میں سما گئی، اُن آنکھوں سے اُس کی ذات کا نور نکلتا ہے، وہ مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے، وہ نگاہ ایسی ہے، کہ وہ نگاہ ایک طرف اور یہ چاروں آسمانی کتابیں ایک طرف پھر بھی مقابلہ نہیں کر سکتی، آسمانی کتابوں میں تو صفاتی نور ہے اور اُن نگاہوں میں ذاتی نور ہے۔ تم اللہ اللہ میں لگے رہے اور کوئی اُن کے سامنے جا کر بیٹھ گیا، اُن کی نگاہیں پڑتی رہیں غسل ہوتا گیا۔

بلھے شاہ نے اسی کے لیے کہا

وضو کر لے شوق شراباں دا، تیرے اندر باہر پلیتی ھو

یہ وضو نہ پانی سے نہ اسم اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے، سب ہی اسم اللہ کا ذکر کرتے ہیں سب پاک کیوں نہیں ہوئے۔

مثال: اگر قالین پر بہت زیادہ گند گی ہو تو قالین صاف کرنے والی مشینیں ملتی ہیں جن کی الگ الگ پاور ہوتی ہے، کار کے کارپٹ کو ہلکی مشین سے صاف کر سکتے ہیں لیکن گھر کے کارپٹ کو صاف کرنے کے لیے زیادہ پاور والی مشین چاہیئے۔

اِسی طرح اسم اللہ کا نور چھوٹے موٹے گناہوں کو دھوتا ہے، نگاہوں کا نور کفر کو دھوتا ہے۔ اُن نگاہوں میں جو آ گیا وہ بڑی پناہ میں آ گیا، قسم ہے رب کی جس کے پاس ساری محبت ہے جو محمد کی نگاہ میں آیا وہ ہی اللہ تک پہنچا اور جو ظاہری اعمال میں لگا رہا وہ بس جنت تک ہی پہنچا۔ جو محمد ﷺ کی نگاہوں میں آیا وہ تو علی بن گیا، غوث پاک، خواجہ و داتا بن گیا۔

اللہ اللہ تو سب ہی کرتے ہیں اللہ کا نام تو نیچے ہے۔ اللہ اللہ کرنے سے اللہ نہ ملے، اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں۔۔۔ نگاہوں کے نور سے زیادہ پاور فل کوئی اور نور نہیں ہے۔ لیکن اب نظر نظر کا فرق ہے، جیسا ولی ہو گا ویسی نظر ہو گی۔ جس نے ایک دو دفعہ ہی اللہ کو دیکھا ہو گا اتنی ہی تجلی نکلے گی، جس نے سو مرتبہ اللہ کو دیکھا ہو گا اُس کی نگاہ کی پاور کا حساب ہی نہیں ہو گا تو نوازنے کی تعداد کا کیا حساب۔

اب اِس قوم کا علاج نظروں میں ہے۔ نظروں سے دلوں کا غسل ہو دل پاک ہوں خواہشات پاک ہو جائیں پھر اُن کو نمازوں میں لگائیں گے تو یہ نمازیں حلقوں میں اٹکیں گی نہیں سیدھی عرش الٰہی تک پہنچیں گی۔ جیسے موٹر سائیکل کے پلگ کا کچرا صاف کر دو تو بھا گتی ہے، اسی طرح تمہارے دلوں میں بھی کچرا اور میل آ گیا ہے، کسی مرشد تک رسائی ہو گی تو وہ میل نکلے گا۔ دو طرح کے ڈاکٹر ہیں، ایک دوا دیتے ہیں ایک آپریشن کرتے ہیں۔ کچھ بیماریاں دوائی سے ٹھیک نہیں ہوتیں، اُن کو ٹھیک کرنے کے لیے سرجن کو کاٹ پیٹ کر آپریشن کرنا پڑتا ہے پیوند کاری کرنا پڑتی ہے، جس طرح دوائی والے ڈاکٹر ہیں اسی طرح، دوائی والے ولی بھی ہوتے ہیں، کچھ ورد و وظائف میں لگانے والے ہوتے ہیں لیکن جب کسی کا دل اور روح خراب ہو جائے، تو اُس کے لیے کوئی سرجن ولی چاہیئے جو تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈالے اور وہاں سے کفر اور دیگر بیماریوں کو نکالے اور وہاں اللہ کا نقش جمادے اور ایسا جمائے کے گناہ کرتے رہو وہ نقش وہاں سے نہ جائے، اگر مرشد نے دل پر اللہ کا نام نقش کیا تو، بغض، تکبر سے وہ اسم ذات نہیں بھاگے گا بلکہ ان کو جلانے لگ جائے گا۔ اس قوم کو ایسی نظر کی ضرورت ہے، دین کتابوں میں نہیں۔

مولانا روم نے کہا

دیں مجو اندر کتاب او بے خبر
علم و حکمت از کتب دیں از نظر

وہ نظر دلوں کو دھو دے گی، جب روحیں دھل کر چمک گئیں تو جس کام میں لگاؤ گے لگی رہیں گی۔ کار میں بار بار پٹرول کیوں ڈالتے رہتے ہیں ایک بار چل پڑی تو رکتی کیوں ہے کیوں کے ہوا کی رگڑ کی مزاحمت ہے اس لیے رک جاتی ہے لیکن خلاء میں مزاحمت نہیں ہے، وہاں کار چلتی رہے گی کیونکہ وہاں کوئی مزاحمت نہیں ہے، اِس لیے تمہاری نمازوں دعاؤں کو اُوپر جانے میں بڑی مزاحمت کا سامنا ہے رب تک پہنچتی نہیں ہیں، جب یہ روحیں بلکل صاف ہو جائیں گی کوئی مزاحمت نہیں ہو گی تو تم نے اِدھر سے کہا قل ھو اللہ احد اُدھر دل فوراً نکل کر اُوپر پہنچ گیا وہ مومن ہے، اُسی کے لیے نماز معراج ہے، باقی لوگوں کے لیے تو حساب کتاب کا ذریعہ ہے۔

ہم نے ایک قصہ سنا ایک پٹھان تھا، جب نماز پڑھنے گیا تو امام نے چار سنت کی جگہ تین پڑھا لی تو سب نے تین ہی پڑھ لی لیکن پٹھان اکڑ گیا کے یہ بھول گیا ہے اس نے پورا نماز نہیں پڑھایا، پوچھا تم کو کیسے لگا نماز پوری نہیں ہوئی، پٹھان نے کہا میں ہر رکعت میں چار دکان کا حساب کرتا تھا، ابھی تین کا ہی حساب ہوا تھا اس نے سلام پھیر دیا اس کا مطلب ہے امام رکعت بھول گیا ہے۔

جب دل میں رب نہیں ہوتا تو جیسے ہی نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو فوراً خیالات کی یلغار ہونے لگتی ہے ایسے ایسے خیال آتے ہیں جو کبھی نہیں آتے، نماز ختم کر کے بیٹھ جاؤ تو ذہن بالکل خالی ہو جاتا ہے۔ یہ اس لیے ہے کے ابھی تمہارے اندر شیطان بیٹھا ہے، وہ تب وہاں سے نکلے گا جب رب کی محبت اور نور وہاں آئے گا۔

اتباع محمد ہے ان کی ذات کا رنگ چڑھنا، اور یہ رنگ بھی نظروں سے ہی چڑھتا ہے، مرشد کامل کے پاس بیٹھ گئے وہ اپنی نگاہوں کو تمہارے دل پر ڈالتا رہا تم خود بخود حضور ﷺ کی محبت میں گرفتار ہوتے رہے، ایک دن آیا ساری روحیں اُن کے رنگ میں رنگ گئیں۔

مسلمان کے لیے سب سے بڑی خوشی کی بات کیا ہے؟

عید میلاد النبی کی اصل خوشی میلاد میں ہے یا دیدار رسول ﷺ کی خوشی ہو گی۔ تو دیدار رسول کر لو نا۔ حضور ﷺ کی ذات کو دیکھو نا، صرف ذکر مصطفیٰ پر اکتفا کیوں کر رکھا ہے جب ان کی ذات، اُن کی صورت کو دکھانے کا علم آ گیا ہو، جب اُن کی زلفوں کا دیدار کرنے کا علم آ گیا ہو، جب اُن کی قدم بوسی کرنے کا علم آ گیا ہو، جب اُن کے قدموں کی خاک میں مٹ جانے کا علم آ گیا ہو، تو پھر صرف درود شریف پر اکتفا کیوں!! اس کی خوشی زیادہ ہے یا ان کے چہرے کو تکنے کی خوشی زیادہ ہے؟

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے ہمیں بتایا۔۔۔ جب سے اللہ نے مجھے تخلیق کیا اس وقت سے آج تک میرے چہرے سے نظر نہیں ہٹائی۔

جو ہم سے محبت کرنا چاہتے ہیں وہ بھی ہم پر ایسے نظریں جمائیں کے ایک بار چہرہ نظر آ جائے تو پھر اس سے کبھی نظر نہ ہٹائیں۔

یہ علم سرکار گوہر شاہی امام مہدی علیہ السلام نے عام کر دیا ہے۔

ہمارے نزدیک حضور سے جڑی ہر خوشی بہت اہم ہے لیکن سب سے بڑی خوشی اُن کو دیکھنے میں ہے، اُن کی غلامی میں ہے، اُن پر سب کچھ نثار کرنے میں ہے، جو خوشی اُن کو دیکھ کر

حاصل ہو گی وہ اِس طرح بتیاں جلا کر، خوشبو لگا کر تو حاصل نہیں ہو گی۔ پہلے ان سے تعلق جوڑو، بنا تعلق کے ناچ گا رہے ہو خوشیاں منا رہے ہو، جو اُن تک پہنچ ہی نہیں رہی۔ سب سے پہلے اِس بات کی فکر کرو ان سے تعلق جڑ جائے پھر اُن کی خوشی مناؤ، اُن سے جڑنے کا علم یہاں میسر ہے۔

دین داڑھی میں نہیں ہے، داڑھی دین میں ہے

لوگ کہتے ہیں محبوب کی ادائیں اپناؤ جیسے ہمارے محبوب کا چہرہ ہے ان جیسا چہرہ بناؤ لیکن اندر سے منافق تو کیا فائدہ، محبوب جیسا حلیہ بنانا اچھی بات ہے لیکن محبوب جیسا دل کیوں نہیں بنا لیتے۔ اُوپر سے محبوب جیسا چہرہ ہے لیکن اندر شیطان بیٹھا ہے۔ اندر سے محبوب جیسا دل بناؤ تو چہرہ خود بخود بن جائے گا۔

باطنی علم روحوں کو منور کرنے والا علم ہے، کیونکہ مرنے کے بعد جسم تو یہیں گل سڑ جائیں گے، سوال تو روحوں سے ہوں گے۔ اگر جسم ساری زندگی نماز پڑھتا رہا اللہ اللہ کرتا رہا، جنت میں تو روح نے جانا ہے روح کو کچھ پتا ہی نا ہو تو کیا بنے گا؟

کہتے ہیں مسلمانوں کو قبر میں حضور ﷺ شبیہہ دکھائی جائے گی، ہم نے ایک تجربہ کیا: لوگ کہتے ہیں حضور کے دور میں پیدا ہونے والے بہت خوش نصیب ہیں اور یہ جو صحابہ کرام تھے یہ سارے کے سارے بہت خوش نصیب تھے، جنہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا تھا جب قبر میں ان کے سامنے حضور کی شبیہہ آئی تو پہچان نہیں سکے، کیوں کہ جنہوں نے ظاہری آنکھ سے حضور ﷺ کے ظاہری دور میں اُن کو دیکھا تھا، اُن میں سے اکثر قبر میں دکھائی جانے والی تصویر کو پہچان نہیں سکے، قبر میں جو سوال جواب ہوتے ہیں وہ جسم سے نہیں بلکہ لطیفہ نفس سے ہوتے ہیں۔ جب انسان مرتا ہے تو روح تو اُوپر چلی جاتی ہے، نفس سے سوال جواب ہوتے ہیں۔ نفس کی غذا نار ہے، جب رات کو ہم سو جاتے ہیں تو لطیفہ نفس جسم سے نکل جاتا ہے، شیطانی محفلوں میں گھومتا رہتا ہے۔ اچانک قبر میں جا کر شبیہ کو کیسے پہچانے گا

اُمتی ہونے کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ انسان کا لطیفہ نفس پاک ہو کر حضور کی محفل تک پہنچ جائے حضور ﷺ کو دیکھ لے، اور یہ شرط ہر دور کے لیئے ہے۔ لیکن لوگوں کا اس طرف دھیان نہیں ہے۔

ڈاکٹر جہاز نہیں اُڑا سکتا، پائلٹ اڑاتا ہے، اسی طرح نماز مومن پر فرض کی گئی تھی، پہلے مومن بنو پھر نماز ادا کرو۔ پھر نماز معراج ہو گی، مسلم کو مومن کے کام میں لگا دیا تو یہ ہی ہو گا جواب ہو رہا ہے جیسے پٹھان نماز میں قرآن میں دکانوں کا حساب کتاب کر رہا تھا، سب کا یہ ہی حال ہے۔ جس کا دل غافل وہ غافل ہے بھلے کوئی زبان بولے، کسی نسل کا ہو۔

سرکار گوہر شاہی نے فرمایا

اُدھر حسب نسب چلتا نہیں اُدھر تو میزان ہے
اُدھر سید قریشی کی کیا پرواہ جو تارک قرآن ہے

پٹھان تو ایک طرف وہاں سید کو نہیں پوچھتے، بھلے کوئی سید ہو لیکن دل میں نور نہیں تو بے کار ہے۔ کرکٹر کا بیٹا خود بخود بغیر سیکھے سکھائے کرکٹر تو نہیں ہو سکتا، تو مسلمان کا بیٹا مسلمان کیسے ہو سکتا ہے۔ ہم سارے ایسے ہی مسلمان ہیں، ہو سکتا ہے کسی نے باقاعدہ کلمہ بھی نہ پڑھا ہو۔ اکثر مسلمانوں کو اقرار باللسان تصدیق بالقلب کا معلوم ہی نہیں۔

حدیث میں لکھا ہے: ہر بچہ دین فطرت پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اس کو ہندو عیسائی مسلمان بنا دیتے ہیں۔ لیکن مولویوں نے اس کو بھی بدل دیا کہ ہر بچہ دین اسلام کی فطرت پر پیدا ہوتا ہے، اگر پیدا مسلمان ہوئے تو کوئی ہندو کیسے ہو جاتا ہے ماں باپ مندر میں کیسے لے گئے۔ مسلمان پیدا ہوئے تو یہ کفر کیسے آیا۔

دین فطرت پر پیدا ہونے سے کیا مراد ہے؟

دین فطرت پر پیدا ہونے سے مراد خدا کی تلاش ہوتی ہے کہ کوئی ہمارا بنانے والا ہے کوئی ہمارا خالق ہے، اس کی بندگی کریں۔ یہ چیزیں فطری ہوتی ہیں اس کو آزمانے کے لیے ایک تجربہ کریں، پیدا ہونے والے بچے کو کسی دین پر نہ رکھیں نہ بتائیں دنیاداری میں رکھیں خود بخود اُس کو خیال آئے گا میرا بنانے والا کون ہے میں اُس کو ڈھونڈوں مصیبت میں کس کے آگے ہاتھ پھیلاؤں، رب کی تلاش، رب کی طلب یہ دین فطرت ہے۔

رب نے اپنی تلاش کے لیے بہت سے مذہب بھیجے تو کوئی بھی دین اختیار کر لو، ہاں ان میں اتنا ہے کہ جیسے ہوائی جہاز میں کلاس ہے بزنس کلاس، اکانومی کلاس، فرسٹ کلاس۔ اسی طرح دین بھی ہے، یہودی کا دین بھی آپ کو رب کے قرب میں کہیں نہ کہیں لے جائے گا، عیسائی کا بھی دین ہے ہو سکتا ہے وہ آپ کو تھوڑا اور رب کے قرب میں لے جائے لیکن اسلام جب آیا اِس نے بندے اور رب کے درمیان کے حجابات اٹھا دیئے سب کے نہیں جن کو دیدار کا علم ملا، لیکن اب جو کسی کسی کو دیدار کا علم ملا تھا اب وہ کوٹہ ﷺ نے ختم کر دیا یہ ہی دینِ الٰہی ہے۔ اب سب کے لیے دروازہ کھول دیا ہے۔

سکوت تھا پردہ دار جس کا وہ راز اب آشکار ہو گا
بنے گا سارا جہاں مہ خانہ ہر ایک ہی بادہ خوار ہو گا